طلباء، علماء، مفتیانِ کرام اور عوام الناس کے لئے یکساں مفید ہے

فہمِ میراث

کی آسان راہیں

پسند فرمودہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر صاحب

مہتمم جامعة العلوم الاسلامية

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

مؤلف

مفتی امتیاز خان جدون

فاضل جامعة العلوم الاسلامية

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

تقریظ

مولانا محمد فاروق حسن زئی صاحب

استاذ الحدیث والفرائض

جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

دار إحياء الميراث

كراتشي باكستان

فہم میراث کی آسان راہیں

مؤلف: مفتی امتیاز خان جدون

پیشکش: طوبیٰ ریسرچ لائبریری

toobaa-elibrary.blogspot.com

آسان اور جدید طریقے سے صرف دس گھنٹوں میں علم میراث سیکھیں (مجرب)

فہم میراث کی آسان راہیں

مؤلف:شیخ الفرائض مفتی امتیاز خان جدون

سراجی سے قبل درسا پڑھانے کے لئے مرتب کیا گیا رسالہ جو

سراجی سمجھنے میں ان شاء اللہ تعالیٰ معاون ثابت ہوگا۔

یہ رسالہ ملک بھر کے معروف و مشہور علماء کرام اور علم میراث میں ید طولیٰ رکھنے والے حضرات کی خدمت میں ہدیۃً بھیجا گیا، الحمدللہ سب نے رسالہ بے حد پسند فرمایا اور حوصلہ افزائی فرمائی۔

یہ رسالہ دوسرے ایڈیشن کے چھپنے تک 11 بار پڑھایا جا چکا ہے، جس میں درجہ ثانیہ تا دورہ حدیث مختلف درجات کے طلبہ، متخصصین، علماء کرام، مفتیان عظام، مدرسین، اور ائمہ مساجد نے شرکت کی سب نے رسالہ بے انتہا مفید پایا۔

خصوصیات

علم میراث میں انتہائی مختصر لیکن جامع اور سہل ترین رسالہ جس میں سراجی کے تقریبا تمام مباحث کو

آسان پیرایہ میں جمع کیا گیا ہے۔

صرف مفتیٰ بہا اقوال کو اختیار کیا گیا ہے۔

ہر سبق کے ساتھ تمرین کا اضافہ کیا گیا ہے۔

سراجی سے قبل اگر یہ رسالہ درسا پڑھایا جائے، تو طلبہ سراجی خود حل کریں گے۔

رسالہ کے آخر میں سو (100) سوالات دیئے گئے ہیں جس سے طلبہ کو اس فن سے فاضلانہ مناسبت حاصل ہوگی۔

رابطہ نمبر: 0315-2486820 = 0332-2131496 = fb/Fahm-e-miras

دار احیاء المیراث

کراتشي باكستان

طلباء، علماء، مفتیانِ کرام اور عوام الناس کے لئے یکساں مفید ہے

فہم میراث

کی آسان راہیں

پسند فرمودہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر صاحب

مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیۃ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

تقریظ

مولانا محمد فاروق حسن زئی صاحب

استاذ الحدیث والفرائض

جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

مؤلف

مفتی امتیاز خان جدون

فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیۃ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

دار إحیاء المیراث

کراتشي باکستان

کتاب کا نام	:	فہم میراث کی آسان راہیں
مؤلف	:	مفتی امتیاز خان جدون
ایڈیشن	:	اول ستمبر 2014
ناشر	:	دار احیاء المیراث، کراچی پاکستان
کمپوزنگ	:	ویسٹرن گرافکس

کتاب ملنے کے پتہ

☆ اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن ☆ قدیمی کتب خانہ آرام باغ

☆ کتب خانہ رشیدیہ کوئٹہ ☆ مظہری کتب خانہ گلشن اقبال

☆ مکتبہ انعامیہ اردو بازار ☆ ادارۃ الانور بنوری ٹاؤن

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Jamia-Uloom-Islamiyyah
(University of Islamic Sciences)
Allama Muhammad Yousuf Banuri Town
Karachi - Pakistan.

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن
کراتشی - ۷۴۸۰ - پاکستان

Ref. No. ____________ Date. ____________

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

امابعد!

علم فرائض کو حدیث میں نصف علم فرمایا گیا ہے، یہ علم آسان سے آسان بھی ہے اور مشکل سے مشکل بھی ہے۔ اگر فروض اور اصحاب فروض کو صحیح یاد کرلیا جائے اور تفریق وتقسیم سے مناسبت ہوتو آدمی بآسانی میراث کے مسائل سمجھ سکتا ہے اور بتا بھی سکتا ہے۔ اگر فروض واصحاب فروض بمع احوال یاد نہ ہوں اور تقسیم سے مناسبت بھی نہ ہوتو علم میراث کے بارے میں رائے اور تخمین کی بنیاد پر کچھ کہنے کی گنجائش نہیں رہتی۔

زیر نظر کتابچہ میں مؤلف نے علم فرائض کے بنیادی اصول وقواعد کو آسان اور سہل انداز میں پیش فرمایا ہے اور مناسب ضروری تمارین سے ہر بحث کی عمدہ تفہیم وتوضیح کی کوشش کی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کی اس دینی خدمت کو قبول فرمائے اور طلباء فرائض کو اس سے مستفید ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین

وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ أجمعین

والسلام
عبدالرزاق سکندر
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
۱۴۳۵/۱۰/۲۰ھ

P.O. Box: 3465 Karachi Code No. 74800, Phone: (0092-21) - 34913570 - 34912683 - 34915966 - 34123366 - 34121152
Fax: (0092-21) - 34919531, Karachi Pakistan. URL: www.banuri.edu.pk , E-mail: info@banuri.edu.pk

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

شیخ الفرائض مولانا محمد فاروق حسن زئی صاحب

استاذ الحدیث والفرائض، جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

الحمد للہ رب العالمین و الصلاۃ و السلام علیٰ

اشرف الأنبیاء و المرسلین محمد و آلہ و أصحابہ أجمعین

امابعد! علم دین اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت اور فضل ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

یؤتی الحکمۃ من یشاء و من یؤت الحکمۃ فقد أوتی خیراً کثیراً و قل رب زدنی علماً و لقد

اٰتینا داؤد و سلیمٰن علماً و قالا الحمد للہ الذی فضلنا علیٰ کثیر من عبادہ المؤمنین۔

و علم اٰدم الأسماء کلھا

اس طرح کی بہت سی آیات اور کثیر تعداد میں احادیث علم دین کی اہمیت وفضیلت پر دلالت کرتی ہیں اور اسلاف کا یہ مقولہ تو بڑی اہمیت کا حامل ہے (لو لا العلماء لکان الناس کالبھائم) اگر علماء نہ ہوتے تو لوگ جانوروں جیسی زندگی گزارتے۔ علماء انبیاء کرام کے وارث ہیں اور میراث میں یہ قانون ہے کہ مورث (میت) کی ہر چیز وارث کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ جب علماء انبیاء کے وارث ہیں تو جہاں یہ بات ان کیلئے بڑی فضیلت ہے، تو وہاں انبیاء کی ذمہ داریاں بھی ان پر ڈال دی گئی ہیں۔ انبیاء علیہم السلام نے میراث میں درہم و دنانیر نہیں بلکہ علم چھوڑا ہے۔

علوم دینیہ میں علم میراث کی بڑی فضیلت و اہمیت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود اس کو اہمیت دی۔ اس کے کلیات و جزئیات کو خود قرآن کریم میں بڑی تفصیل سے بیان فرمایا، دیگر احکام کی طرح کلیات بیان فرمانے پر اکتفاء نہیں فرمایا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اس کو بڑی اہمیت دی اسے نصف علم قرار دیا اور اس کے سیکھنے اور سکھانے کا بطور خاص حکم دیا۔ صحابہ کرام نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے اس کو سینے سے لگایا اور اس کے حامل کو بڑی عزت سے نوازا، عہد ملوکت میں بھی قاضی کی تقرری علم میراث میں مہارت کی بنیاد پر کی جاتی تھی۔۔۔۔ آج کے دور حاضر میں علماء نے اور ارباب مدارس و جامعات اسلامیہ نے پاکستان میں اس کو کس طرح نظر انداز کیا ہے، وہ محتاج بیان نہیں۔ اس فن کی صرف ایک کتاب سراجی داخل نصاب ہے۔ اسے بھی سال کے آخر میں ضمنی طور پر سرسری پڑھا کر جان چھڑائی جاتی ہے۔ میرے خیال میں یہ مبالغہ نہیں ہوگا کہ نوے (۹۰) فیصد علماء خطباء ائمہ مساجد سے اگر میراث کا مسئلہ پوچھا جائے تو وہ مسئلہ بتانے کے بجائے سائل کو کسی دارالافتاء کا راستہ بتاتے ہیں۔ اس کمزوری کا ذمہ دار اولاً وفاق المدارس العربیہ اور پھر مہتممین مدارس و جامعات ہیں جو آئے دن عصری علوم اور انگریزی زبان کو بہت اہمیت دیتے ہیں لیکن قرآن و حدیث اور علم فرائض کے ساتھ ظلم کرتے ہیں۔ فإلى الله المشتكى

زیرِ نظر رسالہ ہمارے دوست مفتی امتیاز خان جدون کی علمی کاوش ہے، جسے انہوں نے عام فہم انداز میں مرتب کر کے اس کمزوری کو دور کرنے کی بڑی عمدہ اور دلکش کوشش کی ہے۔ مفتی امتیاز خان جدون نے صرف کتاب لکھنے پر اکتفاء نہیں کی بلکہ وہ علم میراث کے ہفتہ وار دورے پڑھاتے ہیں اور اس علم کے پرجوش مدرس اور داعی ہیں۔ طلبہ کی ایک بڑی تعداد ان سے استفادہ کرتی چلی آرہی ہے اللہ تعالیٰ ان کے دوروں کی طرح ان کی اس کتاب کو بھی مقبولت عامہ نصیب فرمائے اور ان کے علم و عمل میں برکتیں عطاء فرمائے۔ آمین

وصلى الله تعالىٰ على خير خلقه محمد وآله وأصحابه أجمعين

کتبہ

محمد فاروق حسن زئی

۱۳/رشوال ۱۴۳۵ھ

عرض مؤلف

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم، اما بعد:

درجہ سادسہ کی بات ہے کہ ایک دن میں اپنے حفظ کے استاد محترم قاری فضل وہاب صاحب کی ملاقات کے لئے ان کے ہاں گیا ملاقات کے دوران انہوں نے مجھ سے میراث سے متعلق کچھ سوالات کیے تو میں نے بات ادھر ادھر کر کے جان چھڑائی اور ان سے کہا اس میں لمبا چوڑا حساب کرنا پڑتا ہے اور یہ بہت مشکل فن ہے لیکن دل ہی دل میں اپنے آپ کو ملامت کرنے لگا اور پختہ عزم کیا کہ یہ فن سیکھ کر رہوں گا۔

اسی فکر میں وقت گزرتا گیا کہ دورۂ حدیث والے سال ایک دوست نے خوشخبری سنائی کہ شیخ الفرائض مولانا فاروق صاحب حسن زئی ہفتہ وار دورۂ میراث پڑھائیں گے جب یہ خبر میں نے سنی تو میری خوشی کی انتہا نہ رہی اور دورۂ میراث میں شرکت شروع کی اور اللہ کے فضل سے دورۂ میراث کی تکمیل پر امتحان میں اعلیٰ نمبروں سے کامیابی حاصل کی۔

دورۂ حدیث سے فراغت کے بعد استاد محترم کے ہاں ''التخصص فی علم الفرائض'' کیا اور اسی دوران استاد محترم کے بار بار اصرار کرنے پر اپنے علاقہ میں ہفتہ وار دورۂ میراث کا انعقاد کیا۔

قاری صاحب کو جب اسکی خبر ملی تو انہوں نے بھی تحصیل میراث کے لیے میرے ہاں دورۂ میراث میں شرکت شروع کی اور مولانا فاروق صاحب کے ہاں بھی جانا شروع کیا اس محنت کا ثمرہ یہ نکلا کہ قاری صاحب طلبہ کو ''سراجی'' جیسی مشکل کتاب پڑھانے لگے۔

عرصہ دراز سے ''سراجی'' پڑھانے کے دوران بار بار یہ داعیہ دل میں پیدا ہو رہا تھا کہ تیسیر المنطق، آسان اصول فقہ اور البلاغت کی طرح علم میراث میں ایک ابتدائی رسالہ مرتب کرنا چاہیے جو آسان فہم ہو اور ہر درجہ کے طلبہ کے لیے مفید ہو بلکہ عوام الناس بھی اس سے مستفید ہو سکیں اور

اس میں تمرین کی کثرت ہو جس سے یہ فن آسان اور دلچسپ ہو جاتا ہے۔

کافی عرصہ اسی سوچ و بچار میں گزر ا بالآخر اللہ تبارک وتعالیٰ کا نام لے کر رسالہ لکھنا شروع کیا۔ اس رسالہ میں ''سراجی'' کے تقریباً تمام مباحث کو آسان پیرایہ میں جمع کیا گیا ہے اور صرف مفتیٰ بہ اقوال کو لیا گیا ہے اگر ''سراجی'' سے قبل طلبہ کو یہ رسالہ پڑھایا جائے تو طلبہ سراجی خود حل کریں گے استاد محترم کو چاہئے کہ ہر سبق کے بعد دیئے ہوئے تمرین کو طلبہ سے حل کروائیں اور ان کی کاپی چیک کریں رسالے کے آخر میں تمرین کے لئے سو (۱۰۰) سوالات دیئے ہیں جس سے طلبہ کو اس فن سے فاضلانہ مناسبت حاصل ہوگی۔

آخر میں ان تمام حضرات کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے رسالے کی تالیف سے اشاعت تک کسی بھی قسم کی اعانت کی۔

والسلام

امتیاز خان جدون
کیماڑی، کراچی
imtiazjadoon@yahoo.com
facebook.com/fahm-e-miras
0332-2131496
0315-2486820

مقدمہ

میراث ورث یرث (حسب یحسب) کا مصدر ہے

میراث کی لغوی تعریف:

انتقال الشيء من شخص الى شخص أو من قوم الى قوم سواء
كان ذلك الشيء علما أو مالا أو مجدا أو شرفا

ترجمہ: کسی چیز کا ایک شخص سے دوسرے شخص یا ایک قوم سے دوسری قوم کی طرف منتقل ہونا چاہے وہ چیز علم ہو یا مال یا بزرگی یا شرافت۔

میراث کی اصطلاحی تعریف:

انتقال الملكية من الميت الى ورثته الأحياء سواء كان
المتروك مالا أو عقارا أو حقا من الحقوق

ترجمہ: مرحوم کی ملکیت کا اس کے زندہ ورثہ کی طرف منتقل ہونا چاہے وہ چھوڑی ہوئی چیز مال ہو یا جائیداد یا حقوق میں سے کوئی حق۔

علم میراث کی تعریف:

هو علم بقواعد فقهية وحسابية يعرف بها نصيب كل وارث من التركة

ترجمہ: چند فقہی اور حسابی قواعد کا جاننا جس کے ذریعہ ترکہ سے ہر وارث کا حصہ معلوم ہو۔

میراث کا موضوع:

كيفية قسمة التركة بين المستحقين

ترجمہ: مستحقین کے درمیان ترکہ تقسیم کرنے کی کیفیت

میراث کی غرض:

ایصال کل ذی حق حقه من الترکة

ترجمہ: ترکہ سے ہر حق دار کو اس کا حق پہنچانا

میراث کے عناصر:

(۱) وارث اور غیر وارث کو پہچاننا

(۲) ہر وارث کا حصہ جاننا

(۳) اس حساب کا جاننا جو اس میں درکار ہے۔

میراث کے ارکان: (۱) مورِث (میت) (۲) وارث (۳) ترکہ

میراث کے اسباب: (۱) رشتہ داری (۲) زوجیت (۳) ولاء

میراث کے شروط: (۱) مورث کی موت (۲) وارث کی حیات (۳) مانع کا نہ ہونا

مآخذ: (۱) کتاب اللہ (۲) سنت (۳) اجماع

واضع: اللہ سبحانہ وتعالیٰ

حکم: واجب عینی یا واجب کفائی حسب احوال۔

فائدہ: یہ ہے کہ اس کے سیکھنے والے کو ایسا ملکہ حاصل ہو جس کے ذریعہ وہ مستحقین کے درمیان شریعت کے مطابق ترکہ تقسیم کرنے پر قادر ہو۔

وجہ تسمیہ: فرائض فریضہ کی جمع ہے اس کے لغوی معنی ہیں متعین چیز چونکہ میراث میں ورثہ کے حصے متعین ہوتے ہیں اس لیے علم میراث کو فرائض کہا جانے لگا۔

چار حقوق ترتیب وار

ترکہ (میت کے چھوڑے ہوئے مال) کے ساتھ چار حقوق ترتیب وار وابستہ ہوتے ہیں۔

۱۔ کفن دفن ۲۔ قرضہ اگر ہو ۳۔ تہائی مال میں وصیت ۴۔ ورثاء کے درمیان تقسیم

۱۔کفن دفن:

سب سے پہلے ترکہ سے میت کے کفن دفن میں شریعت کے مطابق خرچ کیا جائے جس میں اسراف کیا جائے اور نہ بخل سے کام لیا جائے۔

۲۔قرضہ اگر ہو:

پھر باقی ترکہ سے میت کا قرضہ ادا کیا جائے اگرچہ سارا مال خرچ ہوجائے۔

۳۔تہائی مال میں وصیت:

پھر باقی ترکہ کے تہائی سے میت کی وصیت پوری کی جائے اگر کوئی جائز وصیت کی ہو اور غیر وارث کے لئے ہو۔

۴۔ورثاء کے درمیان تقسیم:

پھر باقی ترکہ میت کے شرعی ورثاء کے درمیان شرعی حصوں کے مطابق تقسیم کیا جائے اگر موانع ارث میں سے کوئی مانع موجود نہ ہو۔

موانع اِرث

موانع جمع ہے مانع کی بمعنیٰ روکنے والا۔

چار اوصاف ایسے ہیں جن کی وجہ سے وارث کو میراث نہیں ملتی ان اوصاف کو ''موانع اِرث'' کہتے ہیں موانع اِرث چار ہیں۔

ا۔وارث کا غلام ہونا ۲۔اپنے مورث کا قتل کرنا ۳۔اختلاف دین ۴۔اختلاف ملک

ا۔ وارث کا غلام ہونا:

غلامی کامل ہو یا ناقص (یعنی غلامی کی تمام صورتیں) پس قِن (عبد خالص) مکاتب، مدبّر امّ ولد اور معتق البعض میں سے کسی کو وراثت نہیں ملے گی۔

۲۔اپنے مورث کا قتل کرنا:

قاتل مقتول کا وارث نہیں ہوتا اور قتل سے مراد وہ قتل ہے جس سے قصاص یا کفارے کا وجوب متعلق ہوتا ہے۔

قتل کی پانچ قسمیں ہیں:

ا۔قتل عمد ۲۔قتل شبہ عمد ۳۔قتل خطا ۴۔قتل شبہ خطا ۵۔قتل بالسبب

پہلی چار قسموں میں قاتل مقتول کی وراثت سے محروم ہوتا ہے اس لئے کہ پہلی قسم میں قصاص اور دوسری، تیسری اور چوتھی قسم میں کفارہ واجب ہوتا ہے۔

البتہ پانچویں قسم (قتل بالسبب) سے قاتل مقتول کی وراثت سے محروم نہیں ہوتا ہے اس لئے کہ اس میں نہ قصاص ہے اور نہ کفّارہ۔

۳۔اختلاف دین:

مسلمان، کافر کا اور کافر، مسلمان کا وارث نہیں ہوتا البتہ مسلمان مرتد کا وارث ہوگا لیکن مرتد مسلمان کا وارث نہیں ہوگا۔

۴۔ اختلافِ ملک:

دو مختلف ملکوں کے رہنے والے کافروں کو ایک دوسرے کی وراثت نہیں ملتی۔

نوٹ: میراث سے محروم ہونے کے پہلے سبب (غلامی) اور چوتھے سبب (اختلاف ملک) کو ہم نے محض تکمیل اور سرسری اطلاع کی غرض سے ذکر کر دیا ہے ورنہ غلامی تو آج کل تقریباً بالکل ہی مفقود ہے اور چوتھا سبب یعنی اختلاف ملک بھی کہیں نہیں پایا جاتا۔ تمام سلطنتوں میں باہم صلح ہے ایک حکومت کا سفیر دوسری جگہ رہتا ہے۔ دوسرے بادشاہ کی رعایا کی حفاظت اپنی رعایا سے بھی زیادہ کی جاتی ہے۔ باطنی مخالفت وقلبی عداوت کے ساتھ باضابطہ اور ظاہری صلح نے بالکل تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّ قُلُوْبُهُمْ شَتّٰى کا مصداق بنا دیا ہے اور سلطنتوں کا اختلاف اگر پایا بھی جائے تو اہل اسلام کے حق میں اس کا اعتبار نہیں۔ صرف غیر مسلموں کے لئے ایسا اختلاف ممالک باعث محرومی میراث ہے لیکن ان کو آج کل نہ اسلامی قاعدے سے فیصلہ کرانے کی ضرورت ہے نہ مسئلہ پوچھنے کی۔

(فصل اول جو چیزیں میراث پانے سے محروم کر دیتی ہیں۔ صفحہ 74 مفید الوارثین، مکتبۃ العلم)

ترکہ تقسیم کرنے کی ترتیب

۱۔ ذوی الفروض ۲۔ عصبہ نسبی ۳۔ ذوی الفروض نسبی

۴۔ ذوی الارحام ۵۔ موصیٰ لہٗ بجمیع المال ۶۔ بیت المال

۱۔ ذوی الفروض:

ترکہ سب سے پہلے ذوی الفروض (نسبی، سببی) کو ملے گا۔ ذوی الفروض وہ ورثاء ہیں جن کے حصے شریعت میں متعین ہیں۔

۲۔ عصبہ نسبی:

ذوی الفروض کے بعد ترکہ عصبہ نسبی (بنفسہ وبغیرہ ومع غیرہ) کو ملے گا عصبہ نسبی وہ ورثاء ہیں جو ذوی الفروض سے بچا ہوا ترکہ لے لیتے ہیں اور ذوی الفروض نہ ہوں تو سارا ترکہ لے لیتے ہیں۔

۳۔ ذوی الفروض نسبی:

اگر عصبہ نہ ہوں تو باقی ماندہ ترکہ دوبارہ ذوی الفروض نسبی کو ملے گا۔ زوجین کے علاوہ باقی دس ذوی الفروض نسبی ہیں۔

۴۔ ذوی الارحام:

اگر ذوی الفروض نسبی اور عصبات میں سے کوئی نہ ہو تو ترکہ ذوی الارحام کو ملے گا۔ ذوی الارحام وہ ورثاء ہیں جو نہ ذوی الفروض ہوں اور نہ عصبات۔

۵۔ موصیٰ لہٗ بجمیع المال:

اگر ذوی الارحام بھی نہ ہوں تو ترکہ اس شخص کو دیا جائے گا جس کے لئے میت نے تہائی سے زائد یا سارے ترکہ کی وصیت کی ہو تو تہائی سے زائد یا سارا ترکہ اس موصیٰ لہٗ کو دیا جائے گا۔

۶۔ بیت المال:

اگر موصیٰ لہٗ بجمیع المال نہ ہو تو ترکہ بیت المال یعنی حکومتِ اسلامیہ کے خزانہ میں جمع کر دیا جائے گا۔

نوٹ: اسلامی خزانہ میں بے راہ روی یا اس کی عدم موجودگی میں زوجین پر رد ہوگا اور اگر زوجین نہیں ہیں تو مسلمان خود اس مال کو بیت المال کے مصارف میں خرچ کریں یعنی فقراء اور عاجزین میں تقسیم کریں۔

عدد کی تعریف اور تقسیم

عدد کی تعریف:

العدد هو نصف مجموع الحاشيتين المتقابلتين

ترجمہ: عدد دو مقابل طرفوں کے مجموعے کا نصف ہوتا ہے۔

تشریح: عدد وہ ہوتا ہے کہ جس کے دو طرف ہوں۔ اگر ان دونوں طرفوں کے ہندسوں کو جمع کیا جائے تو یہ عدد اس حاصل جمع کا نصف ہو۔ جیسے؛ 4 عدد ہے کیونکہ اس کے دو طرف ہیں۔ اس کے ایک طرف 5 ہے اور دوسری طرف 3 ہے اب اگر ان دونوں طرفوں 5 اور 3 کو جمع کیا جائے تو مجموعہ 8 بن جاتا ہے (3+5=8) اور 4، 8 کا نصف ہے لہذا 4 عدد ہے۔ جس کی صورت یہ ہے۔

5
مجموعہ 8 = 4
3

سوال: ایک عدد ہے یا نہیں؟

جواب: ایک عدد نہیں ہے کیونکہ اس کے دو طرف نہیں ہیں اس لئے کہ ایک سے پہلے کچھ نہیں ہوتا ہے۔

عدد کی تقسیم:

عدد کی دو قسمیں ہیں: ا۔ عدد مضاف ۲۔ عدد صحیح

ا۔ عدد مضاف: جو اپنے سے بڑے عدد کی طرف مضاف ہو۔ جیسے نصف الاثنین 1/2

۲۔ عدد صحیح: جو اپنے سے بڑے عدد کی طرف مضاف نہ ہو۔ جیسے؛ اربعہ 4، 5، 6 وغیرہ۔

عدد مضاف	نصف	1	کسر/ جزء
عدد صحیح	الاثنین	2	مخرج

نوٹ: عدد صحیح، عدد مضاف کے لئے مخرج ہوتا ہے جیسے؛ تہائی 3 سے نکلا ہے تو 3 مخرج ہے

جیسے: 1/3

وارثوں کے حصے اور ان کے مخارج

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے وارثوں کے چھ حصے خود بیان فرمائے ہیں۔

وہ یہ ہیں: نصف ، ربع ، ثمن ، ثلثان ، ثلث ، سدس

اور ان کے مخارج پانچ ہیں۔2-4-8-3-6 یہ سب حصے کسر ہیں کوئی حصہ مکمل نہیں۔ذیل میں یہ حصے ان کے مخارج اور ہندسوں میں ان کے لکھنے کا طریقہ ذکر کیا جاتا ہے۔

نمبر	مقرر حصے		کسر لکھنے کا طریقہ	مخرج
1	نصف	آدھا	1/2	2
2	ربع	چوتھائی	1/4	4
3	ثمن	آٹھواں	1/8	8
4	ثلثان	دوتہائی	2/3	3
5	ثلث	ایک تہائی	1/3	3
6	سدس	چھٹا حصہ	1/6	6

مسئلہ میراث لکھنے کے اہم اصول

جب آپ کے سامنے میراث کا مسئلہ آئے تو سب سے پہلے لفظ ''میت'' لمبا کر کے لکھیں اس کے بعد میت کے ان ورثاء کا نام لفظ میت کے نیچے لکھیں جو اس کے وفات کے وقت زندہ تھے اور ہر وارث کی نسبت میت کی طرف کریں مثلاً بیوی سے مراد میت کی بیوی بیٹے سے مراد میت کا بیٹا بیٹی سے مراد میت کی بیٹی وقِس علیٰ ھٰذا۔

اور ورثہ کا آپس میں رشتے کو مت دیکھیں ورنہ بڑی غلطی واقع ہوگی۔اگر مسئلہ میں شوہر یا بیوی ہو تو اس کو پہلے لکھیں اس کے بعد باقی ذوی الفروض اور آخر میں عصبات لکھیں پھر ہر ذی فرض کا اپنا مقرر حصہ لکھیں نصف ،ربع ثمن وغیرہ میں سے اور عصبہ کے نیچے لفظ ''ع'' اور مجحوب (ساقط) کے نیچے ''س'' یا ''م'' لکھیں

مسئلہ بنانے کا طریقہ

میراث کا کوئی بھی مسئلہ ہو وہ تین حال سے خالی نہیں ہوگا:

ا۔ سارے ورثہ عصبہ ہوں تو اس صورت میں اگر صرف مذکر ہیں تو مسئلہ ان کے رؤوس سے بنایا جائے گا مثلاً 5 بیٹے ہوں تو مسئلہ پانچ سے بنے گا جیسے:

مسئلہ 5

بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا
1	1	1	1	1

اور اگر مذکر ومؤنث دونوں ہیں تو للذکر مثل حظ الأنثيين کے اصول سے بیٹے کو دو اور بیٹی کو ایک شمار کریں گے مثلاً ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہو تو بیٹے کو دو اور بیٹی کو ایک شمار کیا جائے گا اور مسئلہ تین سے بنے گا جیسے:

مسئلہ 3

بیٹا	بیٹی
2	1

۲۔ سارے ورثہ ذوی الفروض ہوں تو اگر ایک ذی فرض ہے تو پہلا قاعدہ استعمال کریں گے اور اگر زیادہ ہیں تو پہلی نسبت استعمال کریں گے۔

۳۔ اگر ورثہ ذوی الفروض اور عصبہ دونوں ہوں تو پہلے ذوی الفروض کو حصے دیئے جائیں گے اگر کچھ بچ جائے تو عصبات کو ملے گا ورنہ نہیں۔

پہلا قاعدہ

اگر مسئلہ میں ایک فرض ہوتو مسئلہ اس کے مخرج سے بنے گا۔

مسـ		مسـ		مسـ	
شوہر	بھائی	بیوہ	باپ	بیوہ	بیٹا
$\frac{1}{2}$	ع	$\frac{1}{4}$	ع	$\frac{1}{8}$	ع

مسـ		مسـ		مسـ	
2بیٹیاں	چچا	ماں	چچا	ماں	بیٹا
$\frac{2}{3}$	ع	$\frac{1}{3}$	ع	$\frac{1}{6}$	ع

نوٹ: ''ع'' سے مراد عصبہ ہے اور عصبہ ذوی الفروض سے بچا ہوا مال لے لیتے ہیں اور ذوی الفروض نہ ہوں تو سارا مال لے لیتے ہیں۔

پہلی نسبت

مخارج کے درمیان ہے

اگر مسئلہ میں دو یا دو سے زیادہ فروض ہوں تو پہلی نسبت مخارج کے درمیان دیکھیں گے تاکہ صحیح مسئلہ بنائیں اور صحیح تقسیم کریں۔

مخارج کے درمیان چار نسبتیں اور ان کے قواعد

۱۔ تماثل ۲۔ تداخل ۳۔ توافق ۴۔ تباین

۱۔تماثل: ایک عدد دوسرے عدد کے برابر ہو جیسے :2-2۔ ایسے دو عددوں کو متماثلین کہا جاتا ہے۔

قاعدہ: دونوں عددوں میں سے کسی ایک عدد کو لے کر مسئلہ بنائیں گے

۲۔ **تداخل:** چھوٹا عدد بڑے عدد کو ختم کرے جیسے: 2 - 4۔ ایسے دو عددوں کو متداخلین کہتے ہیں۔

قاعدہ: بڑے عدد کو لے کر مسئلہ بنائیں گے۔

۳۔ **توافق:** چھوٹا عدد بڑے عدد کو ختم نہ کرے بلکہ کوئی تیسرا عدد آ کر دونوں عددوں کو ختم کرے جیسے: 4-6 کہ 2 دونوں عددوں کو ختم کرتا ہے اس تیسرے عدد کو وفق کہتے ہیں۔ جن دو عددوں کے درمیان توافق کی نسبت ہو تو وہ متوافقین کہلاتے ہیں۔

قاعدہ: ایک عدد کا وفق لے کر دوسرے عدد کے کل میں ضرب دیں گے اور جو حاصل ہو اس سے مسئلہ بنائیں گے۔

وفق نکالنے کا طریقہ: دو عددوں کے درمیان اگر توافق کی نسبت ہو تو تیسرے عدد کو دیکھیں گے اگر وہ تیسرا عدد 2 ہے تو یہ ''توافق بالنصف'' ہوگا اور اگر 3 ہے تو ''توافق بالثلث'' ہوگا اور اگر 4 ہے تو ''توافق بالربع'' ہوگا اور اگر 5 ہے تو ''توافق بالخمس'' ہوگا **وقِس علی ھٰذا**۔

اب اگر توافق بالنصف ہے تو ایک عدد کا نصف لے کر دوسرے عدد کے کل میں ضرب دیں گے۔

اور اگر توافق بالثلث ہے تو ایک عدد کا ثلث لے کر دوسرے عدد کے کل میں ضرب دیں گے۔

اور اگر توافق بالربع ہے تو ایک عدد کا ربع لے کر دوسرے عدد کے کل میں ضرب دیں گے **وقِس علی ھٰذا**

مثال:

4-6 میں توافق بالنصف ہے تو ایک کا نصف لے کر دوسرے کے کل میں ضرب دیں گے اور حاصل ضرب 12 سے مسئلہ بنے گا۔

12 6 — 4 12

وفق 3 — وفق 2

متوافقین	وفق	توافق
6-4	2	توافق بالنصف
9-6	3	توافق بالثلث
12-8	4	توافق بالربع
15-10	5	توافق بالخمس
18-12	6	توافق بالسدس
21-14	7	توافق بالسبع
24-16	8	توافق بالثمن
27-18	9	توافق بالتسع
30-20	10	توافق بالعشر

سوال: آپ کے ذہن میں یہ اشکال پیدا ہوسکتا ہے کہ 8 اور 12 میں جیسے توافق بالربع ہے کہ 4 ان دونوں کو ختم کرسکتا ہے تو ویسے ہی ان میں توافق بالنصف بھی ہوسکتا ہے۔ کیونکہ 2 بھی 8 اور 12 دونوں کو ختم کرسکتا ہے۔

2 x 4 = 8 اور 2 x 6 = 12

جواب: وفق کے لیے بڑے عدد کو لیا جاتا ہے۔ اگر چہ چھوٹا عدد بھی وفق بن سکتا ہو، یہ اس لئے کہ اس سے حاصل ضرب یعنی مسئلہ کم عدد سے بنتا ہے اور آگے حساب میں آسانی رہتی ہے۔ جیسے کہ عنقریب آپ اس کا مشاہدہ کریں گے خاص کر مناسخہ میں۔

۴۔ تباین: چھوٹا عدد بڑے عدد کو ختم نہ کرے اور کوئی تیسرا عدد بھی آکر دونوں کو ختم نہ کرے۔

جیسے: 3-5 یا 7-1 ایسے دو عددوں کو متباینین کہتے ہیں۔

قاعدہ: ایک کا کل لے کر دوسرے کے کل میں ضرب دیں گے اور جو حاصل ہو اس سے مسئلہ بنائیں گے۔

نوٹ: اگر تین یا زیادہ فروض ہوں تو پہلے دو مخرجوں کے درمیان نسبت دیکھ کر جو حاصل ہو اس کی تیسرے مخرج کے ساتھ نسبت دیکھیں گے۔

مسـ

بیوہ	بیٹی	دادی	چچا
$\frac{1}{8}$	$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{6}$	ع

ذوی الفروض کا بیان

جن لوگوں کا حصہ شریعت میں متعین ہے ان کو ذوی الفروض کہا جاتا ہے یہ کل بارہ افراد ہیں چار مرد اور آٹھ عورتیں:

۱۔ باپ	۲۔ دادا	۳۔ ماں شریک بھائی	۴۔ شوہر
۵۔ بیوی	۶۔ بیٹی	۷۔ پوتی	۸۔ حقیقی بہن
۹۔ باپ شریک بہن	۱۰۔ ماں شریک بہن	۱۱۔ ماں	۱۲۔ دادی/نانی

۱۔ باپ کی تین حالتیں ہیں:

۱۔ سدس جب میت کا بیٹا یا پوتا موجود ہو نیچے تک۔

۲۔ سدس اور عصبہ جب میت کی بیٹی یا پوتی موجود ہو نیچے تک۔

۳۔ صرف عصبہ جب میت کا بیٹا، پوتا اور بیٹی، پوتی موجود نہ ہوں۔

مسئلہ

باپ	بیٹا
$\frac{1}{6}$	ع

مسئلہ

باپ	پوتا
$\frac{1}{6}$	ع

مسئلہ

باپ	بیٹی
$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{2}$

مسئلہ

باپ	پوتی
$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{2}$

مسئلہ

ماں	باپ
$\frac{1}{3}$	ع

۲۔ دادا (جدّ صحیح) کی چار حالتیں ہیں:

جدّ صحیح: وہ مذکر اصل بعید ہے جس کا میت سے رشتہ جوڑنے میں مؤنث کا واسطہ نہ آئے جیسے: دادا (باپ کا باپ) پردادا (باپ کے باپ کا باپ)

جدّ فاسد: وہ مذکر اصل بعید ہے جس کا میت سے رشتہ جوڑنے میں مؤنث کا واسطہ ہو جیسے: نانا (ماں کا باپ)

۱۔ سدس جب میت کا بیٹا یا پوتا موجود ہو نیچے تک۔

۲۔ سدس اور عصبہ جب میت کی بیٹی یا پوتی موجود ہو نیچے تک۔

۳۔ صرف عصبہ جب میت کا بیٹا، پوتا اور بیٹی، پوتی موجود نہ ہوں۔

۴۔ باپ کی موجودگی میں دادا کو کچھ نہیں ملے گا۔

مسـ

دادا	بیٹا
$\frac{1}{6}$	ع

مسـ

دادا	پوتا
$\frac{1}{6}$	ع

مسـ

دادا	بیٹی
$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{2}$

مسـ

دادا	پوتی
$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{2}$

مسـ

ماں	دادا
$\frac{1}{3}$	ع

مسـ

شوہر	باپ	دادا
$\frac{1}{2}$	ع	س

۳۔ ماں شریک بہن بھائیوں کی تین حالتیں ہیں:

۱۔ سدس اگر ایک ہو۔

۲۔ ثلث اگر دو یا دو سے زیادہ ہوں ان کے مذکر و مؤنث تقسیم میں برابر ہیں۔

۳۔ اگر میت کا بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، باپ اور دادا موجود ہوں تو ان کو کچھ نہیں ملے گا۔

مسـ

ماں شریک بھائی	چچا
$\frac{1}{6}$	ع

مسـ

ماں شریک بہن	چچا
$\frac{1}{6}$	ع

مسـ

دو ماں شریک بھائی	چچا
$\frac{1}{3}$	ع

مسـ

ماں شریک بھائی، ماں شریک بہن	چچا
$\frac{1}{3}$	ع

مسـ

شوہر	بیٹا	ماں شریک بھائی
$\frac{1}{4}$	ع	س

مسـ

بیوی	بیٹی	ماں شریک بھائی بہن
$\frac{1}{8}$	$\frac{1}{2}$	س

مسـ

شوہر	پوتا	ماں شریک بہن
$\frac{1}{4}$	ع	س

مسـ

بیوی	پوتی	ماں شریک بھائی
$\frac{1}{8}$	$\frac{1}{2}$	س

مسـ

شوہر	باپ	ماں شریک بہن
$\frac{1}{2}$	ع	س

مسـ

بیوی	دادا	ماں شریک بھائی، ماں شریک بہن
$\frac{1}{4}$	ع	س

۴۔ شوہر کی دو حالتیں ہیں:

۱۔ نصف اگر بیوی کی اولاد نہ ہو یعنی بیوی کا بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی نہ ہو۔

۲۔ ربع اگر بیوی کی اولاد موجود ہو یعنی بیوی کا بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی ہو۔

مسـ

شوہر	چچا
$\frac{1}{2}$	ع

مسـ

شوہر	بیٹا
$\frac{1}{4}$	ع

مسـ

شوہر	پوتا
$\frac{1}{4}$	ع

مسـ

شوہر	بیٹی	چچا
$\frac{1}{4}$	$\frac{1}{2}$	ع

مسـ

شوہر	پوتی	چچا
$\frac{1}{4}$	$\frac{1}{2}$	ع

۵۔ بیوی کی دو حالتیں ہیں:

۱۔ ربع اگر شوہر کی اولاد نہ ہو یعنی شوہر کا بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی نہ ہو، خواہ بیوی ایک ہو یا چار ہوں۔

۲۔ ثمن اگر شوہر کی اولاد ہو یعنی شوہر کا بیٹا، بیٹی، پوتا پوتی ہو۔

مسـ

بیوی	بھائی
$\frac{1}{4}$	ع

مسـ

بیوی	بیٹا
$\frac{1}{8}$	ع

مسـ

بیوی	بیٹی	بھائی
$\frac{1}{8}$	$\frac{1}{2}$	ع

مسـ

بیوی	پوتا
$\frac{1}{8}$	ع

مسـ

بیوی	پوتی	چچا
$\frac{1}{8}$	$\frac{1}{2}$	ع

۶۔ بیٹیوں کی تین حالتیں ہیں:

۱۔ نصف اگر ایک ہو۔

۲۔ ثلثان اگر دو یا دو سے زیادہ ہوں۔

۳۔ اگر ان کے ساتھ بیٹا ہو تو یہ بیٹیاں عصبہ بن جائیں گی اوللذ کر مثل حظ الأنثيين کے حساب سے مال تقسیم ہوگا۔

مسئلہ		مسئلہ		مسئلہ	
بیٹی	بھائی	دو بیٹیاں	بھائی	شوہر	بیٹی بیٹا
$\frac{1}{2}$	ع	$\frac{2}{3}$	ع	$\frac{1}{4}$	ع

۷۔ پوتیوں کی چھ حالتیں ہیں:

۱۔ نصف اگر ایک ہو بشرطیکہ حقیقی بیٹی نہ ہو۔

۲۔ ثلثان اگر دو یا دو سے زیادہ ہوں بشرطیکہ حقیقی بیٹی نہ ہو۔

۳۔ اگر حقیقی بیٹی ایک ہو تو پوتیوں کو سدس ملے گا تا کہ ثلثان مکمل ہو جائے۔

۴۔ اگر حقیقی بیٹیاں دو ہوں تو ان کو کچھ نہیں ملے گا۔

۵۔ لیکن اگر پوتا موجود ہو تو وہ ان کو عصبہ بنا دے گا اور ان کے درمیان للذ کر مثل حظ الأنثیین کے حساب سے مال تقسیم ہوگا۔

۶۔ اگر میت کا بیٹا موجود ہو تو ان کو کچھ نہیں ملے گا۔

مسئلہ		مسئلہ		مسئلہ		
پوتی	بھائی	دو پوتیاں	چچا	بیٹی	پوتی	بہن
$\frac{1}{2}$	ع	$\frac{2}{3}$	ع	$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{6}$	ع

مسئلہ			مسئلہ		مسئلہ		
دو بیٹیاں	پوتی	بھائی	دو بیٹیاں	پوتی، پوتا	شوہر	بیٹا	پوتی
$\frac{2}{3}$	س	ع	$\frac{2}{3}$	ع	$\frac{1}{4}$	ع	س

مختلف واسطوں والی پوتیاں

۱۔اگر پوتیاں مختلف واسطوں کی ہیں یعنی ایک پوتی اور دوسری پر پوتی تو دیکھیں گے کہ پہلے درجہ میں کتنی پوتیاں ہیں؟ اگر ایک ہے تو نصف ملے گا اور دوسرے درجہ میں جتنی بھی پوتیاں ہیں ان کو سدس ملے گا تا کہ ثلثان مکمل ہو جائے۔

۲۔اور اگر پہلے درجہ میں دو یا زیادہ پوتیاں ہیں تو ان کو ثلثان ملے گا اور دوسرے درجہ میں جتنی بھی پوتیاں ہیں ساقط ہو جائیں گی البتہ اگر ان کے ساتھ کوئی پوتا ہے تو وہ اپنے درجہ والی پوتیوں کو عصبہ بنائے گا۔

مسئلہ

پوتی	پر پوتی	بھائی
$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{6}$	ع

مسئلہ

پوتیاں	پر پوتی	چچا
$\frac{2}{3}$	س	ع

مسئلہ

پوتیاں	پر پوتی، پر پوتا
$\frac{2}{3}$	ع

۸۔ حقیقی بہنوں کی پانچ حالتیں ہیں:

۱۔ نصف اگر ایک ہو۔

۲۔ ثلثان اگر دو یا دو سے زیادہ ہوں۔

۳۔ اگر ان کے ساتھ حقیقی بھائی ہو تو یہ بہنیں عصبہ بن جائیں گی اور للذکر مثل حظ الأنثیین کے حساب سے مال تقسیم ہوگا۔

۴۔اگر میت کی بیٹیاں یا پوتیاں موجود ہوں تو یہ بہنیں عصبہ بن جائیں گی۔

۵۔اگر میت کا بیٹا، پوتا، باپ اور دادا موجود ہو تو ان کو کچھ نہیں ملے گا۔

مسـ

بہن	چچا
$\frac{1}{2}$	ع

مسـ

دو بہنیں	چچا
$\frac{2}{3}$	ع

مسـ

بیوی	بہن، بھائی
$\frac{1}{4}$	ع

مسـ

بیٹی	بہن
$\frac{1}{2}$	ع

مسـ

پوتیاں	بہن
$\frac{2}{3}$	ع

مسـ

شوہر	بیٹا	بہن
$\frac{1}{4}$	ع	س

مسـ

بیوی	پوتا	بہن
$\frac{1}{8}$	ع	س

مسـ

شوہر	باپ	بہن
$\frac{1}{2}$	ع	س

مسـ

بیوی	دادا	بہن
$\frac{1}{4}$	ع	س

۹۔ باپ شریک بہنوں کی سات حالتیں ہیں:

۱۔ نصف اگر ایک ہو بشرطیکہ حقیقی بہن نہ ہو۔

۲۔ ثلثان اگر دو یا دو سے زیادہ ہوں بشرطیکہ حقیقی بہن نہ ہو۔

۳۔ اگر ایک حقیقی بہن ہو تو ان کو سدس ملے گا۔

۴۔ اگر دو حقیقی بہنیں ہوں تو ان کو کچھ نہیں ملے گا۔

۵۔ لیکن اگر ان کے ساتھ باپ شریک بھائی ہو تو یہ عصبہ بن جائیں گی اور للذ کر مثل حظ الأنثیين کے حساب سے مال تقسیم ہوگا۔

۶۔ اگر میت کی بیٹیاں یا پوتیاں موجود ہوں تو یہ عصبہ بن جائیں گی۔

۷۔ اگر میت کا بیٹا، پوتا، باپ دادا، حقیقی بھائی اور حقیقی بہن (بشرطیکہ وہ بیٹی یا پوتی کی وجہ سے عصبہ بن رہی ہو) موجود ہو تو ان کو کچھ نہیں ملے گا۔

مسـ

باپ شریک بہن	چچا
$\frac{1}{2}$	ع

مسـ

دو باپ شریک بہنیں	چچا
$\frac{2}{3}$	ع

مسـ

حقیقی بہن	باپ شریک بہن	چچا
$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{6}$	ع

مسـ

دو حقیقی بہنیں	باپ شریک بہن	چچا
$\frac{2}{3}$	س	ع

مسـ

دو حقیقی بہنیں	باپ شریک بہن، باپ شریک بھائی
$\frac{2}{3}$	ع

مسـ

بیٹی	باپ شریک بہن
$\frac{1}{2}$	ع

مسـ

پوتی	باپ شریک بہن
$\frac{1}{2}$	ع

مسـ

شوہر	بیٹا	باپ شریک بہن
$\frac{1}{4}$	ع	س

مسـ

بیوی	پوتا	باپ شریک بہن
$\frac{1}{8}$	ع	س

مسـ

شوہر	باپ	باپ شریک بہن
$\frac{1}{2}$	ع	س

مسـ

بیوی	دادا	باپ شریک بہن
$\frac{1}{4}$	ع	س

مسـ

شوہر	حقیقی بھائی	باپ شریک بہن
$\frac{1}{2}$	ع	س

مسـ

بیٹی	حقیقی بہن	باپ شریک بہن
$\frac{1}{2}$	ع	س

۱۰۔ ماں شریک بہنیں:

ان کے احوال ماں شریک بہن بھائیوں کے احوال میں گزر چکے ہیں نمبر ۳ ملاحظہ فرمائیں۔

۱۱۔ ماں کی تین حالتیں ہیں:

۱۔ سدس: اگر میت کا بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی یا میت کے تینوں قسموں (حقیقی، علاتی، اخیافی) بھائی بہنوں میں سے دو یا زیادہ ہوں۔

۲۔ اگر میت کے مذکورہ ورثہ میں سے کوئی بھی نہ ہو تو ماں کو کل مال کا ثلث ملے گا۔

۳۔ ثلث ما بقی: شوہر یا بیوی کا حصہ دینے کے بعد ماں کو بچے ہوئے ترکہ کا ثلث ملے گا اور یہ صرف دو مسئلوں میں ہے۔ شوہر اور ماں، باپ یا بیوی اور ماں، باپ۔

سوال: اگر مذکورہ بالا دو مسئلوں میں باپ کی جگہ دادا ہو تو ماں کو کیا ملے گا؟

جواب: امام اعظم اور امام محمد رحمہا اللہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر باپ کی جگہ دادا ہو تو ماں کو کل مال کا ثلث ملے گا اور اسی پر فتویٰ ہے۔

مسئلہ

ماں	بیٹا
$\frac{1}{6}$	ع

مسئلہ

ماں	بیٹی	چچا
$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{2}$	ع

مسئلہ

ماں	پوتا
$\frac{1}{6}$	ع

مسئلہ

ماں	پوتی	چچا
$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{2}$	ع

مسئلہ

ماں	بہن، بھائی
$\frac{1}{6}$	ع

مسئلہ

ماں	بھائی
$\frac{1}{3}$	ع

مسئلہ

ماں	باپ
$\frac{1}{3}$	ع

مسئلہ

شوہر	ماں	باپ
$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{3}$	ع

مسئلہ

بیوی	ماں	باپ
$\frac{1}{4}$	$\frac{1}{3}$	ع

مسـ

شوہر	ماں	دادا
$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{3}$	ع

مسـ

بیوی	ماں	دادا
$\frac{1}{4}$	$\frac{1}{3}$	ع

۱۲۔ دادی/ نانی (جدّۂ صحیحہ) کے احوال:

جدّۂ صحیحہ: اس مؤنث اصل بعید کو کہتے ہیں جس کا میت سے رشتہ جوڑنے میں جد فاسد کا واسطہ نہ آئے۔ جیسے: باپ کی ماں، دادا کی ماں، ماں کی ماں وغیرہ۔

جدّۂ فاسدہ: وہ مؤنث اصل بعید ہے جس کا میت سے رشتہ جوڑنے میں جدّ فاسد کا واسطہ ہو۔ جیسے: نانا کی ماں۔

۱۔ اگر کوئی حاجب نہ ہو تو جدّۂ صحیحہ کو سدس ملے گا خواہ دادی ہو یا نانی اور خواہ ایک ہو یا زیادہ۔

۲۔ اگر میت کی ماں ہو تو دادی اور نانی کو کچھ نہیں ملے گا اور اگر میت کا باپ ہو تو دادی کو کچھ نہیں ملے گا لیکن نانی کو اپنا حصہ دیا جائے گا اور اسی طرح اگر میت کا دادا ہو تو دادا کی ماں کو کچھ نہیں ملے گا، مگر دادی یعنی دادا کی بیوی دادا کی وجہ سے ساقط نہیں ہوگی، کیونکہ دادی کا میت سے رشتہ جوڑنے میں دادا کا واسطہ نہیں آتا۔

مسـ

دادی	چچا
$\frac{1}{6}$	ع

مسـ

دادی، نانی	چچا
$\frac{1}{6}$	ع

مسـ

ماں	دادی، نانی	چچا
$\frac{1}{3}$	س	ع

مسـ

نانی	دادی	باپ
$\frac{1}{6}$	س	ع

مسـ

نانی	دادا کی ماں	دادا
$\frac{1}{6}$	س	ع

مسد

دادی	دادا	بیٹا
$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{6}$	ع

تصحیح کا بیان

تصحیح (تفعیل) کے لغوی معنی ہیں درست کرنا

اصطلاحی معنی ہے کسر دور کرنا یعنی ایسا عدد تلاش کرنا جس سے ہر وارث کے سہام بغیر کسر کے نکل آئیں۔

چند اصطلاحات:

۱۔ اصل مسئلہ: ابتداء تصحیح سے پہلے جس عدد سے مسئلہ بنتا ہے اُسے اصل مسئلہ کہا جاتا ہے۔

۲۔ تصحیح: کسر ختم کرنا اور ایسے عدد سے مسئلہ بنانا جس سے ورثہ کی تمام جماعتوں کو برابر حصے ملے اور کسی جماعت پر بھی کسر نہ رہے۔

۳۔ طائفہ: ایک فرض میں شریک ورثہ کی جماعت جیسے زوجات ایک طائفہ ہے، بنات ایک طائفہ ہے اور جدات الگ طائفہ ہے۔

تنبیہ: اگر مسئلے میں بیٹا، بیٹی یا بہن، بھائی آئیں تو یہ ایک طائفہ شمار ہوگا۔

۴۔ رؤس: افراد یعنی ایک فرض میں شریک افراد کی تعداد۔

۵۔ مضروب: وہ عدد جس کو اصل مسئلہ میں تصحیح کے لئے ضرب دیا جاتا ہے اور پھر تصحیح سے ورثہ کے ہر فریق کو حصہ دینے کے لئے اسی میں ضرب دیا جاتا ہے۔

۶۔ سہام: جمع سہم، اصل مسئلہ سے وارث کو ملنے والا حصہ۔

دوسری نسبت

رؤوس اور سہام کے درمیان ہے

اگر کسر ایک طائفہ پر ہو تو دوسری نسبت رؤوس اور سہام کے درمیان دیکھیں گے تاکہ کسر ختم ہو جائے۔ رؤوس کے معنی افراد، سہام کے معنی حصے یعنی یہ نسبت آپ ورثاء کے عدد اور حصوں کے عدد کے درمیان دیکھیں گے۔

ا۔ **تماثل:** اگر رؤوس اور سہام کے درمیان تماثل ہے تو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں۔

مسـ 6

باپ	5 بیٹے
1/6	ع
1	5

۲۔ **تداخل:** اگر رؤوس اور سہام کے درمیان تداخل ہے تو دیکھیں گے:
(الف) اگر سہام زیادہ ہیں تو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں اور یہ تداخل بحکم التماثل ہوگا۔

مسـ 6

ماں	2 بیٹیاں	باپ
1/6	2/3	1/6
1	4	1

(ب) اور اگر سہام کم ہیں تو رؤوس کا دخل لے کر مضروب بنائیں گے اور یہ تداخل بحکم التوافق ہوگا۔

نوٹ: تداخل کی نسبت میں چھوٹا عدد بڑے عدد کو جتنی بار میں کاٹتا ہے اس کو بڑے عدد کا ''دخل'' کہتے ہیں جیسے 3 اور 6 کہ 3 دو مرتبہ میں 6 کو کاٹتا ہے تو یہ 2 دخل ہوا۔ 3 x 2 = 6

مسـ 12=2x6

ماں	8 بیٹیاں	باپ
$\frac{1}{6}$	$\frac{2}{3}$	$\frac{1}{6}$
1	4	1
2	8	2

۳۔ **توافق:** اگر رؤوس اور سہام کے درمیان توافق ہے تو رؤوس کا وفق لے کر مضروب بنائیں گے۔

مسـ 18=3x6

باپ	ماں	6 بیٹے
$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{6}$	ع
1	1	4
3	3	12

۴۔ **تباین:** اگر رؤوس اور سہام کے درمیان تباین ہو تو رؤوس کا کل لے کر مضروب بنائیں گے۔

مسـ 24=4x6

باپ	4 بیٹے
$\frac{1}{6}$	ع
1	5
4	20

نوٹ: مضروب بنانے کے بعد پھر اس مضروب کو اصل مسئلہ میں ضرب دیں گے اگر مسئلہ اصلیہ ہو اور عول مسئلہ میں ضرب دیں گے اگر مسئلہ عولیہ ہو حاصل ضرب تصحیح مسئلہ ہو گا۔

تصحیح سے ہر جماعت کا حصہ دینے کا طریقہ:

اب جب یہی تصحیح کل مال بنا تو ظاہر ہے کہ ورثاء کو اس سے دوبارہ حصے دیئے جائیں گے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہر جماعت کو اصل مسئلہ سے جتنا حصہ ملا ہے اس کو مضروب میں ضرب دیں گے حاصل ضرب تصحیح سے اس جماعت کا حصہ ہو گا جو ان پر برابر بغیر کسر تقسیم ہو گا۔

تصحیح سے ہر فرد کا حصہ دینے کا طریقہ:

ورثہ کی ہر جماعت میں سے ہر فرد کا حصہ معلوم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ہر جماعت کو جتنا حصہ ملا ہے، اسے اس جماعت کے عدد رؤوس پر تقسیم کر دیں، حاصل ہر فرد کا حصہ ہو گا۔

تمرین

مسئلہ

شوہر   ماں   2 بھائی

مسئلہ

شوہر   ماں   باپ   4 بیٹیاں

مسئلہ

ماں   باپ   12 بیٹیاں

مسئلہ

شوہر   6 بہنیں

مسئلہ

ماں   باپ   5 بیٹیاں

مسئلہ

شوہر   ۲ بیٹیاں   1 بیٹا

تیسری نسبت

رؤوس اور رؤوس کے درمیان ہے

اگر کسر دو یا زیادہ طائفوں پر ہو تو تیسری نسبت رؤوس اور رؤوس کے درمیان دیکھیں گے تاکہ کسر ختم ہو۔ رؤوس اور رؤوس کے درمیان پہلی نسبت کے سارے قاعدے چلتے ہیں البتہ فرق یہ ہے کہ وہاں مخارج کے درمیان نسبت دیکھی جاتی ہے اور یہاں رؤوس کے درمیان نسبت دیکھی جاتی ہے۔ تفصیل کے لئے پہلی نسبت کا مطالعہ کریں۔

تنبیہ: جن طائفوں پر کسر واقع ہو صرف ان ہی کے درمیان نسبت دیکھی جائے گی۔

تیسری نسبت کا طریقہ: اس کا طریقہ یہ ہے کہ رؤوس اور رؤوس کے درمیان نسبت دیکھ کر مضروب تیار کریں گے اور پھر اس مضروب کو سابقہ طریقہ کے مطابق اصل مسئلہ میں ضرب دیں گے اگر مسئلہ اصلیہ ہو اور عول مسئلہ میں ضرب دیں گے اگر مسئلہ عولیہ ہو حاصل ضرب تصحیح مسئلہ ہوگا۔

تصحیح سے حصہ دینے کا طریقہ وہی ہے جو دوسری نسبت میں بیان ہوا ہے۔

تماثل کا قاعدہ: اگر رؤوس اور رؤوس کے درمیان تماثل کی نسبت ہو تو کسی ایک کو لے کر مضروب بنائیں گے۔

مسئلہ 18=3x6

3 بیٹیاں	3 دادی/نانی	3 چچا
$\frac{2}{3}$	$\frac{1}{6}$	ع
4	1	1
12	3	3
4 (فی واحد حصہ)	1 (فی واحد)	1 (فی واحد)

تداخل کا قاعدہ:

اگر رؤوس اور رؤوس کے درمیان تداخل کی نسبت ہو تو بڑے عدد کو لے کر مضروب بنائیں گے۔

144=12x12

مسد

4بیویاں	3دادی/نانی	12چچا
1	1	
4	6	ع
3	2	7
36	24	84
9 (فی واحد)	8 (فی واحد)	7 (فی واحد)

توافق کا قاعدہ:

اگر رؤوس اور رؤوس کے درمیان توافق کی نسبت ہو تو ایک کا وفق لے کر دوسرے کے کل میں ضرب دیں گے اور حاصل ضرب سے مضروب بنائیں گے۔

576=24x24

مسد

4بیویاں	6بیٹیاں	8چچا
1	2	
8	3	ع
3	16	5
72	384	120
18 (فی واحد)	64 (فی واحد)	15 (فی واحد)

تباین کا قاعدہ:

اگر رؤوس اور رؤوس کے درمیان تباین کی نسبت ہو تو ایک کا کل لے کر دوسرے کے کل میں ضرب

دیں گے اور حاصل ضرب سے مضروب بنائیں گے۔

$$3360=140\times24$$

مسـ

4 بیویاں	5 بیٹیاں	7 بہنیں
$\frac{1}{8}$	$\frac{2}{3}$	
3	16	ع / 5
420	2240	700
105 (فی واحد)	448 (فی واحد)	100 (فی واحد)

تمرین:

مسـ

3 بیویاں   بیٹی   بیٹا

مسـ

4 بیویاں   12 بیٹیاں   6 بھائی

مسـ

4 بیویاں   4 بہنیں   1 بھائی

مسـ

3 بیویاں   3 بیٹیاں   1 بیٹا

مسـ

2 بیویاں   5 بہنیں   4 چچا

مسـ

3 بہنیں   2 ماں شریک بہنیں

عصبات کا بیان

عصبہ عاصب کی جمع ہے مذکر، مؤنث، واحد، جمع سب کے لئے اسمِ جنس کی طرح مستعمل ہے اس کی جمع الجمع عصبات ہے۔

اصطلاحی تعریف:

عصبہ میت کے وہ رشتہ دار ہیں جن کا حصہ قرآن وحدیث میں متعین نہیں ہے بلکہ وہ تنہا ہونے کی صورت میں کل ترکہ اور ذوی الفروض کے ساتھ باقی ماندہ ترکہ کے مستحق ہوتے ہیں۔

عصبہ نسبی:

وہ عصبہ ہیں جن کا میت سے ولادت کا تعلق ہو۔ عصبہ نسبی کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ عصبہ بنفسہ ۲۔ عصبہ بغیرہ ۳۔ عصبہ مع غیرہ

۱۔ عصبہ بنفسہ:

ہر اس مذکر رشتہ دار کو کہتے ہیں جس کا میت سے رشتہ جوڑنے میں مؤنث کا واسطہ نہ آئے۔

عصبہ بنفسہ کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ بنوت ۲۔ ابوت ۳۔ اخوت ۴۔ عمومت

۱۔ بنوت: میت کی مذکر نسل جیسے بیٹے پھر پوتے پھر پر پوتے نیچے تک۔

۲۔ ابوت: میت کے مذکر اصول جیسے باپ پھر دادا پھر پر دادا اوپر تک۔

۳۔ اخوت: میت کے باپ کی مذکر نسل جیسے حقیقی بھائی پھر باپ شریک بھائی پھر حقیقی بھائی کے لڑکے پھر باپ شریک بھائی کے لڑکے نیچے تک۔

۴۔ عمومت: میت کے دادا کی مذکر نسل جیسے حقیقی چچا پھر باپ شریک چچا پھر حقیقی چچا کے لڑکے پھر باپ شریک چچا کے لڑکے نیچے تک۔

فائدہ: ترتیب وار عصبہ بنفسہ کی چار قسمیں بیان کی گئی ہیں وراثت میں یہی ترتیب ملحوظ رہتی ہے۔

عصبہ بنفسہ کے درمیان ترجیح کے تین طریقے

پہلا طریقہ، ترجیح بالجہتہ:

۱۔ بنوت کو ابوت، اخوت اور عمومت پر ترجیح دی جاتی ہے۔

۲۔ ابوت کو اخوت اور عموت پر ترجیح دی جاتی ہے۔

۳۔ اخوت کو عمومت پر ترجیح دی جاتی ہے۔

مسئلہ 6

باپ	بیٹا
1/6/1	ع/5

مسئلہ 1

باپ	بھائی
1	س

مسئلہ 1

بھائی	چچا
1	س

دوسرا طریقہ، الاقرب فالاقرب:

یعنی اگر عصبہ بنفسہ کی ایک ہی قسم کے متعدد افراد جمع ہوجائیں تو ان میں جو میت سے زیادہ قریب ہوگا وہ عصبہ ہوگا اور دور والے ساقط ہوجائیں گے۔ جیسے:

۱۔ میت کا بیٹا اور پوتا دونوں ہوں تو بیٹا عصبہ ہوگا اور پوتا ساقط ہوگا۔

۲۔ باپ اور دادا میں باپ عصبہ ہوگا اور دادا ساقط ہوگا۔

۳۔ بھائی اور بھتیجے میں بھائی عصبہ ہوگا اور بھتیجا ساقط ہوگا۔

۴۔ چچا اور چچا کے لڑکوں میں چچا عصبہ ہوگا اور چچا کے لڑکے ساقط ہوں گے۔

مسئلہ 1

بیٹا	پوتا
1	س

مسئلہ 1

باپ	دادا
1	س

مسئلہ 1

بھائی	بھتیجا
1	س

مسئلہ 1

چچا	چچا کا لڑکا
1	س

تیسرا طریقہ، قوتِ قرابت:

اگر برابر درجہ کے کئی عصبہ بنفسہ جمع ہو جائیں، ان میں سے کوئی میت سے زیادہ قریب نہ ہو تو رشتہ کو دیکھا جائے گا۔

جس کا رشتہ زیادہ قوی ہوگا اس کو ترجیح ہوگی جیسے: میت کے حقیقی بھائی کو باپ شریک بھائی پر، حقیقی بہن کو جب بیٹی یا پوتی کی وجہ سے عصبہ ہو تو باپ شریک بھائی بہن پر، حقیقی چچا کو باپ شریک چچا پر، حقیقی بھتیجے کو باپ شریک بھتیجے پر ترجیح دی جاتی ہے اس لئے کہ حقیقی میں ماں اور باپ دونوں کا رشتہ ہوتا ہے جبکہ باپ شریک میں صرف باپ کا رشتہ ہوتا ہے۔

مسئلہ 1

حقیقی بھائی	باپ شریک بھائی
1	س

مسئلہ 2

بیٹی	بہن	باپ شریک بھائی بہن
$\frac{1}{2}$	ع	س
1	1	

مسئلہ 1

حقیقی چچا	باپ شریک چچا
1	س

مسئلہ 1

حقیقی بھتیجا	باپ شریک بھتیجا
1	س

۲۔ عصبہ بغیرہ:

وہ عورتیں ہیں جو اپنے بھائیوں کی وجہ سے عصبہ ہوتی ہیں یہ کل چار عورتیں ہیں جن کا حصہ تنہا ہونے کی صورت میں نصف اور ایک سے زیادہ ہونے کی صورت میں ثلثان ہے۔

عصبہ بغیرہ چار عورتیں ہیں۔

۱۔ بیٹی ۲۔ پوتی ۳۔ حقیقی بہن ۴۔ باپ شریک بہن

یہاں یہ بات خاص طور پر یاد رکھنی چاہئے کہ جو عورتیں ذوی الفروض میں سے نہیں ہیں اور ان کے بھائی عصبہ ہیں تو وہ اپنے بھائیوں کی وجہ سے عصبہ بغیرہ نہیں بنتیں۔ جیسے چچا اور پھوپی بھائی بہن ہیں مگر پھوپی چونکہ ذوی الفروض میں سے نہیں ہے اس لیے پورا مال چچا کو ملے گا پھوپی کو کچھ نہیں ملے گا اسی طرح بھتیجی، بھتیجے کے ساتھ عصبہ بغیرہ نہیں ہوگی۔

۳۔ عصبہ مع غیرہ:

وہ عورتیں ہیں جو بیٹی یا پوتی یا پرپوتی (نیچے تک) کی موجودگی میں عصبہ ہوتی ہیں۔

عصبہ مع غیرہ دو عورتیں ہیں:

۱۔ حقیقی بہن ۲۔ باپ شریک بہن

جب ان کے ساتھ بیٹی یا پوتی ہو تو یہ عصبہ مع غیرہ ہو جاتی ہیں اور بیٹی یا پوتی کو حصہ دینے کے بعد بچا ہوا ترکہ ان کو ملتا ہے۔

ایک ضروری وضاحت

جب حقیقی بہن عصبہ مع غیرہ ہوتی ہے تو حقیقی بھائی کے حکم میں ہو جاتی ہے۔ لہٰذا یہ باپ شریک بھائی اور باپ شریک بہن کو ساقط کر دیتی ہے نیز حقیقی بہن کی وجہ سے اس سے دور کے عصبات بھی ساقط ہو جاتے ہیں۔ جیسے بھتیجے اور چچا وغیرہ۔

اسی طرح باپ شریک بہن جب عصبہ مع غیرہ ہوتی ہے تو باپ شریک بھائی کے حکم میں ہو جاتی ہے یعنی اپنے سے دور والے عصبات کو ساقط کر دیتی ہے۔ جیسے بھتیجے اور چچا وغیرہ۔

مسئلہ 2

بیٹی	حقیقی بہن	بھتیجا
$\frac{1}{2}$	ع	س
$\frac{1}{1}$	1	

مسئلہ 2

بیٹی	حقیقی بہن	چچا
$\frac{1}{2}$	ع	س
$\frac{1}{1}$	1	

مسئلہ 2

بیٹی	باپ شریک بہن	بھتیجا
$\frac{1}{2}$	ع	س
1	1	

مسئلہ 2

بیٹی	باپ شریک بہن	چچا
$\frac{1}{2}$	ع	س
1	1	

ذوی الارحام کا بیان

''رحم'' جمع ہے ''ارحام'' بمعنیٰ رشتہ داری ذورحم: قرابت والا، رشتہ دار خواہ رشتہ باپ کی جانب سے ہو یا ماں کی جانب سے ہو۔

اصطلاحی تعریف:

میت کے وہ رشتہ دار جن کا حصہ قرآن وحدیث میں مقرر نہیں ہے نہ اجماع سے طے پایا ہے اور نہ وہ عصبات ہیں اور میت کے ساتھ ان کا رشتہ جوڑنے میں مؤنث کا واسطہ آئے۔ جیسے پھوپی، خالہ، ماموں، بھانجا اور نواسہ یعنی نہ ذوی الفروض ہوں اور نہ عصبہ ہوں۔

عصبات کی طرح ذوی الارحام کی بھی چار قسمیں ہیں:

پہلی قسم:

وہ ذوی الارحام ہیں جو میت کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ جیسے:

ا۔ بیٹی کی مذکرو مؤنث اولاد (نواسہ، نواسی، پرنواسہ، پرنواسی نیچے تک)

۲۔ پوتی کی مذکرو مؤنث اولاد نیچے تک۔

دوسری قسم:

وہ ذوی الارحام ہیں جن کی طرف میت منسوب ہوتی ہے جیسے:

۱۔ نانا اور نانا کا باپ اوپر تک۔

۲۔ نانا کی ماں، نانا کی ماں کی ماں۔

تیسری قسم:

وہ ذوی الارحام ہیں جو میت کے والدین کی طرف منسوب ہوتے ہیں جیسے:

۱۔ حقیقی بہن، باپ شریک بہن اور ماں شریک بہن کی مذکر و مونث اولاد۔

۲۔ حقیقی بھائی، باپ شریک بھائی اور ماں شریک بھائی کی لڑکیاں۔

۳۔ ماں شریک بھائیوں کے لڑکے۔

چوتھی قسم:

وہ ذوی الارحام ہیں جو میت کے دادا اور دادی کی طرف منسوب ہوتے ہیں جیسے:

۱۔ باپ کی حقیقی بہنیں باپ شریک بہنیں اور ماں شریک بہنیں (پھوپیاں) اور ان سب پھوپیوں کے لڑکے اور لڑکیاں نیچے تک۔

۲۔ باپ کے ماں شریک بھائی (اخیافی چچا) اور ان کے لڑکے اور لڑکیاں نیچے تک۔

۳۔ ماں کے حقیقی بھائی، باپ شریک بھائی اور ماں شریک بھائی (ماموں) اور ان کے لڑکے اور لڑکیاں نیچے تک۔

۴۔ ماں کی حقیقی بہنیں، باپ شریک بہنیں اور ماں شریک بہنیں (خالہ) اور ان سب خالاؤں کی مذکر و مؤنث اولاد نیچے تک۔

نوٹ:

وراثت کے لیے سب سے مقدم پہلی قسم ہے۔ پھر دوسری پھر تیسری پھر چوتھی جیسا کہ عصبات میں ترجیح کی یہی ترتیب ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔

حجب کا بیان

''حجب'' کے لغوی معنی ہیں: روکنا اسی سے ہے ''حاجب'' دربان ''حجاب'' پردہ۔

اصطلاحی تعریف:

کسی وارث کا دوسرے وارث کی وجہ سے کل یا بعض سہام سے محروم ہونا۔

حجب کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ حجب نقصان ۲۔ حجب حرمان

۱۔ حجب نقصان:

کسی وارث کا دوسرے وارث کی وجہ سے زیادہ حصے کے بجائے کم حصہ پانا۔

حجب نقصان پانچ افراد پر طاری ہوتا ہے۔

۱۔ شوہر ۲۔ بیوی ۳۔ ماں ۴۔ پوتی ۵۔ باپ شریک بہن

۲۔ حجب حرمان:

کسی وارث کا دوسرے وارث کی موجودگی میں وراثت سے بالکل محروم ہوجانا۔

اس میں وارثوں کی دو جماعتیں ہیں۔

۱۔ وہ جماعت جو کبھی محروم نہیں ہوتی یہ چھ افراد ہیں۔

۱۔ شوہر ۲۔ بیوی ۳۔ ماں ۴۔ باپ ۵۔ بیٹا ۶۔ بیٹی

۲۔ دوسری جماعت ان ورثاء کی ہے جو کبھی محروم ہوتے ہیں اور کبھی نہیں ہوتے۔ یہ درج ذیل افراد ہیں۔

۱۔ دادا ۲۔ دادی ۳۔ حقیقی بھائی ۴۔ حقیقی بہن ۵۔ باپ شریک بھائی

۶۔ باپ شریک بہن ۷۔ ماں شریک بھائی ۸۔ ماں شریک بہن

۹۔ پوتا ۱۰۔ پوتی ۱۱۔ حقیقی چچا ۱۲۔ باپ شریک چچا

اور حقیقی اور باپ شریک بھائیوں اور چچاؤں کے لڑکوں کو بھی اسی میں شمار کیا جاتا ہے۔

دوسری جماعت کے محروم ہونے نہ ہونے کے لئے دو قاعدے ہیں۔

قاعدہ 1: ہر وہ وارث جو کسی واسطے سے میت کی طرف منسوب ہوتا ہو وہ اس واسطہ کی موجودگی میں وارث نہیں ہوگا۔ جیسے باپ کی موجودگی میں میت کا دادا محروم ہوتا ہے۔ البتہ ماں شریک بھائی بہن ماں کی وجہ سے محروم نہیں ہوتے، اس لیے کہ ماں نہ تو پورے ترکہ کی مستحق ہوتی ہے اور نہ ہی دونوں کا سببِ ارث ایک ہے ماں کا سببِ اِرث امومت (رشتۂ مادری) ہے اور ماں شریک بھائی بہن کا اخوت (رشتۂ برادری)

قاعدہ 2: دور والا وارث قریب والے وارث کی موجودگی میں محروم ہوتا ہے یعنی الاقرب فالاقرب والے قاعدے سے، جو عصبات کے بیان میں گذرا ہے، حجب حرمان ہوتا ہے۔

فائدہ: محجوب دوسرے کے لیے حاجب ہوتا ہے اور محروم کسی کے لیے حاجب نہیں ہوتا۔

عول کا بیان

''عول'' کے لغوی معنی زیادتی اور غلبہ کے ہیں۔

اصطلاحی تعریف:

مخرج (اصل مسئلہ) سے حصوں کے بڑھ جانے کی صورت میں مخرج (اصل مسئلہ) میں اضافہ کرنا۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ مخرج (اصل مسئلہ) کے بعد ''ع'' لکھیں اور تمام ورثاء کے حصوں کو جمع کر کے اس ''ع'' کے بعد لکھیں۔

مخارج کل سات ہیں:

24_12_8_6_4_3_2

ان میں سے چار مخارج کا عول نہیں آتا اور وہ چار یہ ہیں:

8_4_3_2

اور تین مخارج کا عول آتا ہے اور وہ تین یہ ہیں:

24_12_6

6 کا عول: 7_8_9 اور 10 آتا ہے۔

12 کا عول: 13_15 اور 17 آتا ہے۔

24 کا عول: صرف 27 آتا ہے۔

تمرین

مسـ
شوہر 2 حقیقی بہنیں

مسـ
شوہر 2 حقیقی بہنیں ماں

مسـ
شوہر 2 حقیقی بہنیں 2 ماں شریک بہنیں

مسـ
شوہر 2 حقیقی بہنیں 2 ماں شریک بہنیں ماں

مسـ
بیوی 2 حقیقی بہنیں ماں شریک بہن

مسـ
بیوی 2 حقیقی بہنیں 2 ماں شریک بہنیں

مسـ
بیوی 2 حقیقی بہنیں 2 ماں شریک بہنیں ماں

مسـ
بیوی 2 بیٹیاں باپ ماں

ردّ کا بیان

''ردّ'' کے لغوی معنی ہیں: لوٹانا، واپس کرنا، ردعول کی ضد ہے۔

اصطلاحی تعریف:

ذوی الفروض کو حصے دینے کے بعد اگر کچھ بچ جائے اور کوئی عصبہ نہ ہوں تو دوبارہ نسبی ذوی الفروض کو ان کے حصوں کے مطابق دینا سوائے زوجین کے کہ ان پر ردّ نہیں ہوتا۔

نوٹ: اگر مسئلہ میں عصبہ آجائے تو یہ مسئلہ ردّیہ نہیں بنے گا۔

ردّ کے مسائل کی چار قسمیں ہیں۔

نمبر شمار	ذوی الفروض سببی	ذوی الفروض نسبی
۱۔	احدالزوجین نہ ہو۔	ایک جنس ہو۔
۲۔	احدالزوجین نہ ہو۔	دو یا تین جنس ہوں۔
۳۔	احدالزوجین ہو۔	ایک جنس ہو۔
۴۔	احدالزوجین ہو۔	دو یا تین جنس ہوں۔

قاعدہ 1: احدالزوجین نہ ہو اور ذوی الفروض نسبی میں سے ایک جنس ہو تو مسئلہ ان کے رؤوس سے بنے گا۔

مسئلہ 2

بیٹی	بیٹی
1	1

قاعدہ 2: احدالزوجین نہ ہو اور ذوی الفروض نسبی میں دو یا تین جنس ہوں تو مسئلہ ان کے مجموعہ سہام سے بنے گا۔

مسئلہ 3 مجموعۂ سہام

ماں	2 ماں شریک بھائی
1/6	1/3
1	2

قاعدہ 3: احد الزوجین ہو اور ذوی الفروض نسبی میں سے ایک جنس ہو تو احد الزوجین کے مخرج سے مسئلہ بنا کر احد الزوجین کو حصہ دیں گے اور جو باقی ہو وہ ذوی الفروض نسبی کو دیں گے اور مابقی اور ذوی الفروض نسبی کے رؤس کے درمیان دوسری نسبت استعمال کریں گے اگر کسر ہو تفصیل دوسری نسبت میں دیکھ لیں۔

مسئلہ 8=2x4

شوہر	6 بیٹیاں
1/4	3/6
1/2	

قاعدہ 4: احد الزوجین ہو اور ذوی الفروض نسبی دو یا تین جنس ہوں تو احد الزوجین کے مخرج سے مسئلہ بنا کر احد الزوجین کو حصہ دیں گے اور جو باقی ہے وہ ایک طرف لکھ دیں گے اب ذوی الفروض نسبی کے مجموعۂ سہام سے مسئلہ بنا کر مابقی اور مجموعۂ سہام کے درمیان نسبت دیکھیں گے اگر برابر تقسیم ہو رہا ہے تو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں اور اگر برابر تقسیم نہ ہو تو مجموعۂ سہام کا کل لے کر مسئلہ میں ضرب دیں گے حاصل ضرب مسئلہ کی تصحیح ہوگی۔

حصہ نکالنے کا طریقہ:

حصہ نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ احد الزوجین کے حصے کو مضروب (مجموعۂ سہام) میں ضرب دیں گے

اور ذوی الفروض نسبی کے حصوں کو احد الزوجین کے مابقی میں ضرب دیں گے اس کو خوب ذہن نشین کرلیں۔

مسئلہ 8 x 5 = 40   5 مجموعۂ سہام

بیوی		4 بیٹیاں	دادی
$\frac{1}{8}$		$\frac{2}{3}$	$\frac{1}{6}$
1	7 مابقی	4	1
5		28	7

نوٹ: اگر کسی طائفہ پر کسر واقع ہوجائے تو کسر ختم کرنے کے لیے دوسری اور تیسری نسبت استعمال کریں گے جیسا کہ پہلے بیان ہوا۔

تمرین

مسئلہ: بیٹی، بیٹی، بیٹی، بیٹی، بیٹی

مسئلہ: حقیقی بہن، باپ شریک بہن

مسئلہ: بیوی، بیٹی، بیٹی

مسئلہ: بیوی، دادی، 2 ماں شریک بہنیں

مسئلہ: بیوی، بیٹی، ماں

مسئلہ: ماں، بیٹی، بیٹی

مسئلہ: بیٹی، پوتی، نانی

مسئلہ: شوہر، بیٹی، دادی

ترکہ تقسیم کرنے کا بیان

ترکہ تقسیم کرنے کے دو طریقے ہیں۔

پہلا طریقہ، طریقۂ ضرب:

یہ ہے کہ ہر فریق کے سہام کو لے کر ترکہ میں ضرب دیں جو حاصل نکلے اسے تصحیح پر تقسیم کریں حاصل تقسیم ہر وارث کا حصہ ہوگا۔

طریقۂ ضرب کی مثال:

مسـ 12		ترکہ 120,000
بیوی	ماں	چچا
1/4	1/3	ع
3	4	5
30,000	40,000	50,000

فارمولا	سہام	X	ترکہ	=	حاصل	÷	تصحیح	=	ہر وارث کا حصہ
بیوی	3	X	120,000	=	360,000	÷	12	=	30,000
ماں	4	X	120,000	=	480,000	÷	12	=	40,000
چچا	5	X	120,000	=	600,000	÷	12	=	50,000

دوسرا طریقہ، طریقۂ تقسیم:

یہ ہے کہ آپ مسئلہ کی تصحیح نکالنے کے بعد تمام ورثہ کو ان کے متعین سہام دے دیں اس کے بعد کل ترکہ کو تصحیح پر تقسیم کر دیں جو حاصل نکلے اسے ہر وارث کے سہام میں ضرب دیں حاصل ضرب اس وارث کا

حصہ ہوگا کل ترکہ سے۔

طریقۂ تقسیم کی مثال:

ترکہ 1200		مسـ 12
چچا	ماں	بیوی
ع	1/3	1/4
5	4	3
500	400	300

ہر وارث کا حصہ	=	سہام	X	حاصل	=	تصحیح	÷	ترکہ	فارمولا
300	=	3	X	100	=	12	÷	1200	بیوی
400	=	4	X	100	=	12	÷	1200	ماں
500	=	5	X	100	=	12	÷	1200	چچا

فیصد نکالنے کا طریقہ

فیصد نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہر وارث کے سہام کو 100 میں ضرب دیں جو حاصل ہو، اسے تصحیح پر تقسیم کریں حاصل تقسیم ہر وارث کا فیصد کے اعتبار سے حصہ ہوگا۔

100%			مسـ 12
بیٹا	باپ	ماں	شوہر
ع	1	1	1
5	6	6	4
	2	2	3
41.66%	16.66%	16.66%	25%

فارمولا	سہام	X	100	=	حاصل	÷	تصحیح	=	فیصدی حصہ
شوہر	3	X	100	=	300	÷	12	=	25%
ماں	2	X	100	=	200	÷	12	=	16.66%
باپ	2	X	100	=	200	÷	12	=	16.66%
بیٹا	5	X	100	=	500	÷	12	=	41.66%

قرض خواہوں کے درمیان ترکہ تقسیم کرنے کا طریقہ

اگر قرضہ زیادہ ہو اور ترکہ کم ہو تو ہر قرض خواہ کو وارث کی جگہ لکھیں اور ان کے قرضوں کو سہام کی جگہ لکھ کر سہام کو جمع کریں اور تصحیح کی جگہ لکھیں پھر ہر قرض خواہ کے حصے کو ترکہ میں ضرب دیں جو حاصل ہو اس کو تصحیح (مجموع الدیون) پر تقسیم کریں حاصل تقسیم ہر قرض خواہ کا حصہ ہوگا۔

مسئلہ 15	13 ترکہ
زید	بکر
10	5
8.66	4.33

فارمولا	سہام	X	ترکہ	=	حاصل	÷	تصحیح	=	ہر قرض خواہ کا حصہ
زید	10	X	13	=	130	÷	15	=	8.66
بکر	5	X	13	=	65	÷	15	=	4.33

تخارج کا بیان

سوال: تخارج کسے کہتے ہیں؟

جواب: ترکہ میں کبھی کوئی چیز کسی وارث کے لیے زیادہ مناسب اور مرغوب ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں اگر کوئی وارث ترکہ میں سے کوئی مناسب متعین چیز لے کر اپنے حصہ وراثت سے دستبردار ہونا چاہے اور دوسرے ورثہ بھی بطیبِ خاطر ایسا کرنے پر راضی ہوں تو ایسا کرنا جائز ہے، خواہ وہ کوئی بھی چیز لے۔ دوکان، مکان، باغ اور اراضی کی قبیل سے لے یا نقد روپے پیسے لے کسی چیز کی تخصیص نہیں۔ ایسا کرنے کو اصطلاح فرائض میں تخارج یا مصالحت کہا جاتا ہے۔

تخارج کے لئے شرط:

صلح کے لئے وارث کا ''عاقل'' ہونا شرط ہے بالغ اور آزاد وغیرہ ہونا شرط نہیں۔

قاعدہ: اگر کوئی وارث مصالحت کر لے تو اولاً تمام ورثہ کو لکھ کر مسئلہ کی تصحیح کی جائے گی پھر صلح کرنے

والے کا حصہ تصحیح سے منفی کیا جائے گا، منفی کرنے کے بعد باقی ماندہ سہام پر ترکہ تقسیم کیا جائے گا۔

مسئلہ 6 - 3 = 3

شوہر (مصالح)	ماں	چچا
1	1	ع
2	3	1
3	2	

اشکال: اگر مصالح کو کالعدم مان کر مسئلہ کی تصحیح میں شامل ہی نہ کیا جائے تو کیا حرج ہے؟ تا کہ اس کا حصہ گھٹانے کی نوبت ہی نہ آئے۔

جواب: ایسا کیا جائے گا تو تقسیم ترکہ میں بڑی خرابی لازم آئے گی۔

مثلاً: مثال میں زوج (مصالح) کو شامل کرنے کی صورت میں ماں کو دو مل رہے ہیں لیکن اگر زوج کو کالعدم مان کر ترکہ تقسیم کیا جائے تو ماں کو ایک ملے گا، اور ایسا کرنا درست نہیں، اجماع کے خلاف ہے۔
زوج مصالح کو کالعدم ماننے کی صورت میں مسئلہ کی تصحیح اس طرح ہوگی

مسئلہ 3

ماں	چچا
1	ع
3	2
1	

فائدہ: اگر بعض وارث بعض سے کوئی چیز لے کر ترکہ نہ لینے پر مصالحت کرلے تو اس کا قاعدہ یہ ہے کہ مصالحت کرنے والے کا ترکہ جس سے مصالحت ہوئی ہے اس کو دیا جائے گا مثلاً: اگر شوہر، ماں اور چچا کسی کے وارث ہوں اور چچا شوہر سے کوئی چیز لے کر اپنا حصہ اسے دینے پر راضی ہوجائے تو تقسیم ترکہ کے بعد چچا کا حصہ شوہر کو دیا جائے گا جیسے:

6
مسئلہ

شوہر	ماں	چچا (مصالح از شوہر)
1/2	1/3	ع/1
4=1+3	2	

مناسخہ کا بیان

النسخ والمناسخة: نقل کرنا اسی سے ہے: نسخت الکتاب میں نے کتاب کے ایک نسخے سے دوسرا نسخہ نقل کیا۔

اصطلاحی تعریف:

تقسیم ترکہ سے پہلے کسی وارث کے مر جانے کی وجہ سے اس کا حصہ اس کے ورثاء کی طرف منتقل کرنا۔

چند اصطلاحات:

۱۔ مورث اعلیٰ: مناسخہ میں سب سے پہلا مرنے والا

۲۔ مافی الید: اس کا مختصر "مف" ہے (یعنی میم اور بے نقطہ کی فا) میت کے حصے کو کہتے ہیں جو، اسے اوپر کے ایک یا چند مورثوں سے ملا ہو، اسے میت کی لمبی لکیر کی بائیں جانب لکھا جاتا ہے۔

۳۔ قبر کا نشان: ہر میت کا مافی الید نقل کرنے کے بعد، نقل کیے ہوئے حصے کو فوراً گھیر دیا جاتا ہے جس کی ہیئت ⊔ یہ ہوتی ہے اساتذہ اس کو علامت قبر کہتے ہیں۔

۴۔ المبلغ: مناسخہ کے آخری حاصلِ ضرب کو کہتے ہیں

۵۔ الأحیاء: تمام زندہ ورثہ کو کہتے ہیں، اخیر میں اسے خوب لمبائی میں لکھ کر اس کے نیچے تمام زندہ ورثہ کے نام اور ناموں کے نیچے ان کے حصے لکھے جاتے ہیں۔

چند ہدایات:

۱۔ مناسخہ میں آئے ہوئے تمام افراد (وارث ومورث) کے نام مع رشتہ لکھنا ضروری ہے۔

۲۔ ہر دوسری میت کے وارثوں کے نام اور رشتے لکھتے وقت اوپر کے ورثہ کو ایک نظر دیکھ لینا چاہئے اس لیے کہ ایک وارث کو کئی رشتوں کی وجہ سے متعدد جگہوں سے وراثت مل سکتی ہے۔

۳۔ ''تصحیح ثانی'' اور ''مافی الید'' میں جو بھی نسبت ہو میت کی لمبی لکیر کے درمیان واضح کر دینی چاہئے۔

۴۔ اگر میت کو متعدد جگہوں سے حصے ملے ہیں تو ''مافی الید'' لکھتے وقت متعدد حصوں کو اور ''الاحیاء'' لکھتے وقت ہر وارث کے متعدد حصوں کو جوڑ لینا چاہئے۔

۵۔ الاحیاء کے نیچے مذکور تمام ورثہ کے حصوں کو جمع کریں، حاصل جمع اگر مبلغ کے برابر ہو تو تقسیم درست ہے ورنہ کہیں نہ کہیں غلطی ضرور ہوئی ہے۔

نوٹ: ان میں سے ہر بات کا لحاظ ضروری ہے ورنہ غلطی کا امکان رہے گا۔

اصول مناسخہ

پہلے میت اول کے مسئلہ کی تصحیح گذشتہ قواعد کی روشنی میں کرلی جائے اور میت اول کے ورثہ کو سہام دے دیئے جائیں، پھر میت ثانی کے مسئلہ کی تصحیح کی جائے اور میت ثانی کے ورثہ کو سہام دے دیئے جائیں اور میت ثانی کا حصہ جو میت اول سے ملا ہے اسے میت کی لمبی لکیر کی بائیں جانب ''مافی الید'' کا نشان بنا کر لکھ لیا جائے۔ پھر میت ثانی کی تصحیح اور مافی الید میں نسبت دیکھی جائے گی۔

ا۔ اگر تماثل کی نسبت ہو تو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

تماثل کی مثال:

زاہدہ — مسئلہ 6

شوہر	ماں	چچا
عمرو	زینب	بکر
1/2	1/3	ع
3	2	1

عمرو مف 3 — تماثل — مسئلہ 3

بیٹا	بیٹا	بیٹا
حسن	علی	سعد
1	1	1

المبلغ 6

الأحیاء

زینب	بکر	حسن	علی	سعد
2	1	1	1	1

2۔ اگر تداخل کی نسبت ہوتو دیکھیں گے:

(الف) اگر مافی الید کا عدد زیادہ ہے تو میت ثانی کے ورثاء کے سہام کو مافی الید کے دخل میں ضرب دیا جائے گا اور بس۔ اس صورت کو تداخل بحکمِ تماثل کہتے ہیں۔

تداخل بحکمِ تماثل کی مثال:

مسـ 72 = 3 x 24 عابد

بیوی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	چچا
ساجدہ	ذاکرہ	شاکرہ	خاشعہ	نافع
1/8		2/3		ع
3		16		5
9		48		15
	16	16	16	

مسـ 5 تداخل بحکمِ تماثل دخل3 نافع مفـ 15

بیٹا	بیٹا	بیٹی
سعید	شریف	خالدہ
2	2	1
6	6	3

المبلغ72

الأحیـــاء

ساجدہ	خاشعہ	شاکرہ	ذاکرہ	سعید	شریف	خالدہ
9	16	16	16	6	6	3

(ب) اگر تصحیح ثانی کا عدد زیادہ ہے تو تصحیح ثانی کے دخل کو تصحیح اوّل میں ضرب دیا جائے گا حاصل ضرب دونوں مسئلوں کی تصحیح ہوگی اس صورت میں صرف میت اوّل کے ورثاء کے سہام کو مضروب (یعنی تصحیح ثانی کے دخل) میں ضرب دیا جائے گا اور میت ثانی کے ورثہ کو مزید کچھ نہیں ملے گا اس صورت کو تداخل بحکم توافق کہتے ہیں۔

تداخل بحکمِ توافق کی مثال:

ناصر — 24 = 4 x 6

بیٹا	بیٹا	بیٹی	بیٹی
حسن	فضل	صابرہ	حبیبہ
2	2	1	1
8		4	4

8 — دخل 4 — تداخل بحکم توافق — فضل مف 2

بیوی	بیٹی	بیٹا	بیٹا	بیٹا
محسنہ	ذکریٰ	جعفر	عثمان	جاوید
1		ع		
8		7		
1	1	2	2	2

المبلغ 24

الأحیـــــاء

حسن	صابرہ	حبیبہ	محسنہ	ذکریٰ	جعفر	عثمان	جاوید
8	4	4	1	1	2	2	2

3۔ اگر توافق کی نسبت ہو تو تصحیح ثانی کے وفق کو تصحیح اول میں ضرب دیا جائے گا حاصل ضرب دونوں مسئلوں کی تصحیح ہوگی۔ حصے نکالنے کے لئے میت اول کے ورثہ کے سہام کو مضروب (تصحیح ثانی کے وفق)

میں ضرب دیا جائے اور میت ثانی کے ورثہ کے سہام کو مافی الید کے وفق میں ضرب دیا جائے۔

توافق کی مثال:

مسـ 32 = 2 x 16 = 4 x 4 ٭ مجموعہ سہام سعدیہ

شوہر		بیٹی	ماں
ریحان		لبنیٰ	غفرانہ
1		1	1
4		2	6
1	3 ما بقی	3	1
4		9	3
8			6

مسـ 6 وفق 2 توافق بالثلث وفق 3 لبنیٰ مف ۹

باپ	نانی	بیٹا
ریحان	غفرانہ	عمران
1	1	ع
6	6	4
1	1	12
3	3	

المبلغ 32

الأحیــــــــــــــــــــــــاء

ریحان	غفرانہ	عمران
11	9	12

۴۔ اگر تباین کی نسبت ہو تو کل تصحیح ثانی کو کل تصحیح اول میں ضرب دیا جائے۔ حصے نکالنے کے لئے میت اول کے ورثہ کے سہام کو مضروب (تصحیح ثانی کے کل) میں ضرب دیا جائے اور میت ثانی کے ورثہ کے سہام کو کل مافی الید میں ضرب دیا جائے۔

تباین کی مثال:

مسـ 6 x 8 = 48 فائزہ

شوہر	ماں	چچا
لقمان	زینب	جاوید
1/2	1/3	ع
3	2	1
	16	8

مسـ 8 تباین لقمان مفـ 3

بیوی	بیٹی	بیٹا	بیٹا	بیٹا
عابدہ	تسنیمہ	عدنان	فرحان	غفران
1/8	1	2	2	2
1	3	6	6	6
3				

المبلغ 48

الأحیــــاء

زینب	جاوید	عابدہ	تسنیمہ	عدنان	فرحان	غفران
16	8	3	3	6	6	6

فائدہ:

یہ اصول صرف دو بطنوں کے مناسخہ کے لیے ہیں، اگر تین بطنوں کا مناسخہ ہے تو تیسرے بطن کو میت ثانی کے قائم مقام بنایا جائے گا اور پہلے دونوں بطنوں کو میت اول کے درجے میں رکھ کر مذکورہ بالا قواعد جاری کریں گے۔

اور اگر چار بطنوں میں مناسخہ ہو تو پہلے تینوں بطنوں کو میت اول کے اور چوتھے بطن کو میت ثانی اور اسی طرح اگر پانچ بطنوں کا مناسخہ ہو تو پہلے چاروں بطنوں کو میت اوّل اور پانچویں بطن کو میت ثانی مان کر قواعد جاری کریں گے۔

نوٹ: اگر کئی بطنوں کا مناسخہ ہو تو پہلے تمام بطنوں کی تصحیح کر لینی چاہئے، اس سے مناسخہ بنانے میں سہولت ہوتی ہے۔

ذیل کی مثال بیک وقت تماثل، توافق اور تباین تینوں نسبتوں کی ہے۔

مسئلہ 16 x 2 = 32 x 4 = 128 ت

ماں	بیٹی	شوہر
عظیمہ	کریمہ	بکر
3	9	4
6		

بکر مف 4	تماثل	مسئلہ 4
ماں	باپ	بیوی
رحیمہ	عمرو	حلیمہ
1	2	1
2	4	2
8	16	8

مسـ 6 وفق 2 توافق بالثلث وفق 3 کریمہ مفـ 9

بیٹی	بیٹا	بیٹا	نانی
رقیہ	خالد	عبداللہ	عظیمہ
1	2	2	1
3	6	6	3
12	24	24	

مسـ 4 تباین عظیمہ مفـ 9

شوہر	بھائی	بھائی
عبدالرحمٰن	عبدالرحیم	عبدالکریم
2	1	1
18	9	9

المبلغ 128

الأحیـــــــاء

حلیمہ	عمرو	رحیمہ	رقیہ	خالد	عبداللہ	عبدالرحمن	عبدالرحیم	عبدالکریم
8	16	8	12	24	24	18	9	9

فتویٰ میراث لکھنے کا طریقہ

سوال: میری بہن کا دل کا دورہ پڑنے سے انتقال ہوگیا۔ مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر، ایک بیٹی اور ایک بیٹا چھوڑا ہے ان میں میراث کس طرح تقسیم ہوگی؟ (المستفتی: خالد)

الجواب حامداً ومصلیاً

تقسیم میراث سے پہلے مرحوم کے مال سے تین حقوق ترتیب وار ادا کیے جائیں گے۔

۱۔ تجہیز وتکفین کا خرچہ نکالا جائے گا شریعت کے مطابق

۲۔ میت کے قرضہ جات ادا کیے جائیں گے اگر چہ سارا مال خرچ ہوجائے۔

۳۔ اگر مرحوم نے غیر وارث کے لئے وصیت کی ہو اور جائز ہو تو تہائی مال سے وصیت پوری کی جائے گی۔

ان امور کے بعد مرحوم کا سارا مال (نقدی، سونا، چاندی، جائیداد، گاڑی، کپڑے وغیرہ) چار برابر حصوں میں تقسیم کیا جائے گا جس سے شوہر کو ایک، بیٹی کو ایک اور بیٹے کو دو حصے ملیں گے۔

فیصد کے اعتبار سے شوہر کو 25%، بیٹی کو 25% اور بیٹے کو 50% ملے گا۔

جس کی صورت یہ ہے:

مسئلہ 4

شوہر	بیٹی	بیٹا
1/4	ع / 3	
1	1	2
25%	25%	50%

مسئـــــــــــــــ
1۔ شوہر ماں باپ بیٹا

مسئـــــــــــــــ
2۔ ماں بیٹی باپ

مسئـــــــــــــــ
3۔ ماں باپ

مسئـــــــــــــــ
4۔ بیوی بہن ماں شریک بہن دادی

مسئـــــــــــــــ
5۔ شوہر ماں ۲ بہنیں ۲ ماں شریک بہنیں

مسئـــــــــــــــ
6۔ شوہر بیٹی بیٹی ماں بہن

مسئـــــــــــــــ
7۔ بیٹی بیٹی بیٹی

مسئـــــــــــــــ
8۔ شوہر 6 پوتیاں ماں شریک بھائی

مسئـــــــــــــــ
9۔ ۳ بیٹیاں ۳ دادی/نانی ۳ چچا

مسئـــــــــــــــ
10۔ بیوی ماں باپ

مسئـــــــــــــــ
11۔ بیوی ماں دادا

مسئـــــــــــــــ
12۔ شوہر ماں باپ

مسئـــــــــــــــ
13۔ شوہر ماں دادا

مسئـــــــــــــــ
14۔ بیوی ماں باپ بھائی بھائی

مسئـــــــــــــــ
15۔ ماں باپ بھائی بہن

مسئـــــــــــــــ
16۔ شوہر ماں باپ بھائی بھائی

مسئـــــــــــــــ
17۔ ماں باپ 10 بیٹیاں

مسئـــــــــــــــ
18۔ شوہر ۵ بہنیں

مسئـــــــــــــــ
19۔ بیوی دادا بہن ماں شریک بہن

مسئـــــــــــــــ
20۔ بیوی بیٹی بہن باپ شریک بھائی

مسئـــــــــــــــ
21۔ شوہر بیٹی ماں بہن

مسئـــــــــــــــ
22۔ بیوی ۸ بیٹیاں 5 بہنیں

مسئـــــــــــــــ
23۔ نانی باپ دادی

مسئـــــــــــــــ
24۔ ۳ بیویاں ماں ۳ بہنیں بھائی بھائی

مسئـــــــــــــــ
25۔ بیوی بیٹی بیٹا پوتا

مسئـــــــــــــــ
26۔ شوہر بیٹی دادی چچا ماں شریک بھائی

مسئـــــــــــــــ
27۔ شوہر 16 بیٹیاں بہن

مسئـــــــــــــــ
28۔ شوہر 12 بیٹیاں بہن

مسـ

29۔ شوہر ۵ بیٹیاں بہن

مسـ

30۔ شوہر ۳ بیٹیاں ۳ بہنیں

مسـ

31۔ شوہر ۹ بیٹیاں ۳ بہنیں

مسـ

32۔ شوہر ماں شریک بہن چچا

مسـ

33۔ شوہر ۵ بیٹیاں ۳ بہنیں

مسـ

34۔ ۳ بیویاں ۶ پوتیاں ۵ بہنیں

مسـ

35۔ ۳ بیویاں ۸ بیٹیاں ۱۰ بہنیں

مسـ

36۔ ۵ بیٹیاں ۲ دادی/نانی ۲ بہنیں

مسـ

37۔ شوہر ماں باپ بیٹی بہن بھائی

مسـ

38۔ بیوی بیٹی ماں

مسـ

39۔ شوہر دادی ۲ بہنیں ۲ ماں شریک بہنیں باپ شریک بھائی

مسـ

40۔ بیوی ماں ۲ بہنیں ۲ ماں شریک بہنیں

مسـ

41۔ بیوی ۲ بیٹیاں ماں باپ دادی

مسـ

42۔ ماں پوتی ۵ ماں شریک بہنیں

مسـ

43۔ ۲ بیویاں ۶ بہنیں

مسـ

44۔ شوہر ماں بہن چچا

مسـ

45۔ بیوی ماں بہن چچا

مسـ

46۔ دادی بہن ماں شریک بہن

مسـ

47۔ شوہر بیٹی ماں باپ

مسـ

48۔ شوہر بہن ماں شریک بہن دادی

مسـ

49۔ ۲ بیویاں ۴ بہنیں ۴ چچا

مسـ

50۔ شوہر بہن ۶ ماں شریک بہنیں

مسـ

51۔ شوہر بہن ۶ باپ شریک بہنیں

مسـ

52۔ بیٹی نانی

مسـ

53۔ شوہر بیٹی بیٹی بیٹی

مسـ

54۔ شوہر بیٹی بیٹی

مسـ

55۔ بیوی ماں ماں شریک بہن دادی

56۔ شوہر ماں بیٹی

مسئلہ — مسئلہ

57۔ شوہر بہن نانی — 58۔ شوہر باپ شریک بہن دادی ماں شریک بہن

مسئلہ

59۔ شوہر ماں بہن باپ شریک بہن ماں شریک بہن

مسئلہ

60۔ ماں ۲ بہنیں باپ شریک بہن ماں شریک بہن

مسئلہ

61۔ بیوی ۲ باپ شریک بہنیں ماں ۲ ماں شریک بہنیں

مسئلہ — مسئلہ

62۔ شوہر ۲ بیٹیاں ماں باپ — 63۔ شوہر ۲ باپ شریک بہنیں ماں ۲ ماں شریک بہنیں

مسئلہ — مسئلہ

64۔ بیوی ۴ بیٹیاں ماں باپ — 65۔ ۳ بیٹیاں ۳ دادی/ نانی

مسئلہ — مسئلہ

66۔ ماں بہن باپ شریک بہن — 67۔ بیوی ۶ بیٹیاں ۵ بہنیں

مسئلہ — مسئلہ

68۔ شوہر ماں بہن باپ شریک بہن — 69۔ ۶ حقیقی بہنیں ۴ باپ شریک بہنیں باپ شریک بھائی

مسئلہ — مسئلہ

70۔ 8 بیٹیاں 2 دادی/ نانی 4 بہنیں — 71۔ ۴ بیویاں ۵ بیٹیاں ۹ بہنیں

مسئلہ — مسئلہ

72۔ 6 بیٹیاں 2 دادی/ نانی 3 چچا — 73۔ ماں ماں شریک بہن

مسئلہ — مسئلہ

74۔ ماں شریک بہن نانی — 75۔ ماں بیٹی بیٹی

مسئلہ — مسئلہ

76۔ بیٹی نانی ماں شریک بہن — 77۔ ماں بہن

مسئلہ — مسئلہ

78۔ ۴ بیویاں ۹ بیٹیاں ۶ بہنیں — 79۔ بہن باپ شریک بہن ماں شریک بہن

مسئلہ — مسئلہ

80۔ ماں بیٹی بیٹی باپ — 81۔ ماں چچا کا بیٹا چچا کی بیٹی

82۔ شوہر ماں باپ ۴پوتیاں

83۔ ۴بیویاں ۳دادی/نانی ۲چچا

84۔ ۴بیویاں ۲بہنیں ۴چچا

85۔ ۴بیویاں ۵ماں شریک بہنیں ۳چچا

86۔ ۴بیویاں ۷بیٹیاں ۴چچا

87۔ ۲بیویاں ۳ماں شریک بہنیں ۷چچا

88۔ ۲بیویاں ۳دادی/نانی ۱۰بیٹیاں ۷چچا

89۔ ماں بیٹی پوتی بہن

90۔ بیوی ۲بیٹیاں بہن پوتی

91۔ بیوی بیٹی ۲پوتیاں

92۔ شوہر بیٹی ۸پوتیاں بہن

93۔ ماں ۲بیٹیاں ۵پوتیاں پوتا

94۔ شوہر ماں باپ بیٹا پوتی

95۔ بیوی ماں ۳ماں شریک بہنیں ماں شریک بھائی چچا

96۔ شوہر ماں بھائی بھتیجا چچا

97۔ شوہر باپ ماں شریک بھائی ماں شریک بہن

98۔ شوہر بیٹا بیٹی بھائی بہن

99۔ بیوی بیٹی بھتیجا بھتیجی

100۔ شوہر ماں باپ شریک بھائی بھتیجا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Jamia-Uloom-Islamiyyah
(University of Islamic Sciences)
Allama Muhammad Yousuf Banuri Town
Karachi - Pakistan.

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن
کراتشی - ۷۴۸ - پاکستان

Ref. No. ____________ Date. ____________

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

امابعد!

علم فرائض کو حدیث میں نصف علم فرمایا گیا ہے، یہ علم آسان سے آسان بھی ہے اور مشکل سے مشکل بھی ہے۔ اگر فروض اور اصحاب فروض کو صحیح یاد کرلیا جائے اور تفریق وتقسیم سے مناسبت ہو تو آدمی بآسانی میراث کے مسائل سمجھ سکتا ہے اور بتا بھی سکتا ہے۔ اگر فروض واصحاب فروض بمع احوال یاد نہ ہوں اور تقسیم سے مناسبت بھی نہ ہو تو علم میراث کے بارے میں رائے اور تخمین کی بنیاد پر کچھ کہنے کی گنجائش نہیں رہتی۔

زیر نظر کتابچہ میں مؤلف نے علم فرائض کے بنیادی اصول وقواعد کو آسان اور سہل انداز میں پیش فرمایا ہے اور مناسب ضروری تمارین سے ہر بحث کی عمدہ تفہیم وتوضیح کی کوشش کی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کی اس دینی خدمت کو قبول فرمائے اور طلباء فرائض کو اس سے مستفید ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین

وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد و علیٰ آلہ وصحبہ أجمعین

والسلام

عبدالرزاق اسکندر

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۱۴۳۵/۱۰/۲۰ھ

P.O. Box: 3465 Karachi Code No. 74800, Phone: (0092-21) - 34913570 - 34912683 - 34915966 - 34123366 - 34121152
Fax: (0092-21) - 34919531, Karachi Pakistan. URL: www.banuri.edu.pk , E-mail: info@banuri.edu.pk